صفحات 46
اردو
خلط ریاح پر ایک بحث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکالمہ محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اور محمد فواد

استاد محترم جناب حکیم عبدالحکیم صاحب کی رہنمائی اور سرپرستی میں۔

ضبط و تحریر محمد فواد گروپ تحریک تجدید طب پاکستان

- محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب استاد محترم تو درجنوں بار فرما چکے ہیں ریاحی خلط کا تعلق ہوا سے ہے اور قلب وعضلات سے ہے، اور سوداء کا تعلق ہڈی، مٹی اور ارضی مادوں سے ہے، اب کوئی سمجھنا نہ چاہے تو وہاں کیا کہا جا سکتا ہے۔
- محمد فواد : چند دن قبل نبض پر استاد محترم کی گفتگو سے چند اقتباسات نقل کیے کسی محترم بھائی کو وہ بطور مثال پیش کر دیتا ہوں۔
- محمد فواد: السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ محترم حکیم صاحب نبض پر کچھ عرض کرتا ہوں گا سہولت پر ان شاءاللہ۔

پہلا سوال کہ نبض میں چار انگلی یعنی چار پوروں کو دیکھا جاتا ہے۔

1) سبابہ

2) وسطیٰ

3) بنصر

4) خنصر

اور قانون مفرد اعضاء میں تین پورے عموماً مستعمل

- ✓ سبابہ اعصابی تحریک کا اظہار
- ✓ وسطیٰ غدی تحریک کا اظہار
- ✓ بنصر عضلاتی تحریک کا اظہار

❖ محمد فواد: اب چار چیزیں عموماً استاد محترم بیان فرماتے ہیں۔

زمانہ دو ہیں ایک زمانہ حرکت اور دوسرا زمانہ سکون ان کے تحت نبض کو دیکھنا ہوتا ہے۔

نوت: زمانہ حرکت کو حال کی نبض اور زمانہ سکون کو ماضی کی نبض

1) زمانہ حرکت کے تحت سریع اور بطی

- ✓ سریع نبض خشکی کا اظہار
- ✓ بطی نبض تری کا اظہار

2) زمانہ سکون کے تحت متواتر اور متفاوت

- ✓ متواتر نبض حرارت کا اظہار
- ✓ متفاوت نبض سردی کا اظہار

❖ محمد فواد: سابہ کا تعلق اعصاب و دماغ سے ہے۔

- ✓ وسطی کا تعلق غدد و جگر سے ہے۔
- ✓ بنصر کا تعلق عضلات و قلب سے ہے۔
- ✓ نبض میں سب سے پہلے مقدار نبض ہے۔

✸ مقدار نبض

مقدار نبض میں تین نبضیں ہیں۔

1) طویل
2) عریض
3) مشرف

- ✓ طویل نبض حرارت کا اظہار
- ✓ عریض نبض رطوبت کا اظہار

✓ مشرف نبض ہوا کا اظہار

❖ محمد فواد : محترم حکیم صاحب مختلف کتب میں مختلف ترتیب درج ہے، استاد محترم جناب حکیم عبدالحکیم صاحب کی ترتیب یہ ہے، اور یہ ترتیب حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی ہے، آپ جب قلب اور اس کے پردوں کا مطالعہ اور ساتھ جسم انسان کی ترتیب کا مطالعہ فرمائیں گے تو ان شاء اللہ یہی ترتیب سامنے آئے گی۔

❖ محمد فواد : ہوا کا کام ہے اوپر اٹھانا کسی بھی چیز کو، خون میں جو ہوا ہے وہ اوپر اٹھائے گی نبض کو ہوا جب گرم ہوتی ہے تو اوپر چلی جاتی ہے، ہوا جب سرد ہوتی ہے تو نیچے آجاتی ہے۔ اب اگر ہم یہ کہیں کہ سوداء نبض کو اوپر اٹھاتی ہے، حضرت صابر رحمہ اللہ تو فرماتے ہیں کہ سوداء تلچھٹ ہے، جو کہ گارا ہے، گارا ہمیشہ نیچے بیٹھے گا وہ نبض کو اوپر کیسے اٹھائے گا؟

1) مشرف نبض

✓ اوپر والی مشرف نبض ہوا کی ہے۔

2) منخفض نبض

✓ نیچے والی منخفض نبض رطوبت کی ہے۔

3) دائیں جانب طویل نبض حرارت کی ہے۔

4) بائیں جانب قصیر نبض سردی کی ہے۔

نوٹ:- مشرف اور منخفض اور طویل اور قصیر کے درمیان معتدل نبض ہے۔ یعنی

- حرارت میں کم ہو تو معتدل
- ہوا میں کم ہو تو معتدل
- رطوبت میں کم ہو تو معتدل

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب یہاں تک بندہ ابات عرض کرنا تھا تو بات موخر ہو گی طبیعت کی وجہ سے اس میں بھی سوداء اور ہوا پر حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی بات موجود ہے۔

✦ محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب: جی محترم حکیم فواد صاحب بہت بہت شکریہ آپنے بہت خوبصورت اور مدلل تحریر بھیجی ہے اللہ تعالیٰ آپکے علم و فراست میں مزید ترقی و نکھار عطا فرمائیں آمین

مگر کیا کریں طب صابر کے ان ٹھیکیداروں کا جو ریاح یا ریح یا ہوا کو چوتھی خلط مانتے ہی نہیں بلکہ انہیں ریاحی خلط پر زبردست اعتراض ہے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اخلاط صرف تین ہیں سوداصفراءاور بلغم وہ الحاقی مادے کا تعلق بنیادی اعضاء کے ساتھ اور خلط سودا کا تعلق عضلات وقلب کے ساتھ جوڑتے ہیں ،اور عضلاتی تحریک سے خلط سودا کا بڑھنا لکھتے ہیں اسکے بارے اپ کیا فرماتے ہیں؟ محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب بالکل اسی طرح لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

لیکن حقیقت یہی ہے کہ ہوا اور خلط ریاح کا تعلق قلب وعضلات سے ہے۔ سوداء ارضی مادہ ہے۔

دوسرا محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب جب کوئی نہیں مانتا اسکو تو زبردستی منوایا نہیں جاسکتا، صرف بات عرض کی جاسکتی ہے۔

- اخلاط تو چار ہیں اب اس کو کیسے سمجھنا ہے؟

یہ ایک فن ہے جو کہ بندہ نے استاد محترم جناب حکیم عبدالحکیم صاحب سے سیکھا ہے۔

ہوا کو حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے غذاء فرمایا ہے۔

استاد محترم تو مثال بھی پیش فرماتے ہیں کہ ایک بندہ کو بھوک لگی ہو، پیاس لگی ہو، اور پھر کوئی اسکا گلا دبادے تو سب سے پہلے وہ کس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا، کھانے کو یا پانی کو؟ یا پھر سانس کے ذریعہ ہوا کو لے کر زندگی بچانے کو؟

ظاہری سی بات ہے سب سے پہلے سانس لے کر زندگی بچانے کی کوشش کرے گا، باقی لوازمات تو بعد کے ہیں۔ اس مثال سے تو یہ معلوم ہوا کہ ہوا کی جسم انسان کو کتنی اشد ضرورت ہے، اور حضرت صابر رحمہ اللہ کی بات کی تصدیق بھی ہوگئی کہ ہوا غذاء ہے۔

نوٹ : حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے مبادیات میں اسباب ضروریہ میں چھ اسباب میں سب سے پہلے ہوا کو غذاء قرار دیا ہے۔

1) ہوا۔

2) ماکولات ومشروبات۔

3) حرکت وسکون نفسانی۔

4) حرکت وسکون جسمانی۔

5) نیند و بیداری۔

6) احتباس واستفراغ

✦ محترم پروفیسر صاحب:

معذرت کے ساتھ کیا ہوا خلط ہے ؟

کیا ہوا سے کسی قسم کا خلیہ بنتا ہے؟

طب یونانی نے چار اخلاط سے چار خلیات کی بات کی ہے، جس کی تصدیق حضرت صابر صاحب نے بھی فرمائی ہے

طب میں رطوبات کو اخلاط کہا گیا جبکہ ہوا یا ریاح یا ریح تو رطوبت ہے ہی نہیں پھر خلط کیسے بن گئی؟

اخلاط صالح کی پیدائش تو جگر میں ہوتی ہے مگر ہوا تو فضا سے جسم میں داخل ہوتی ہے۔

محترم فواد صاحب یہ سوالات اپنی اصلاح کے لیے کیے ہیں کسی قسم کی بحث یا تنقید کی غرض کی خاطر کیے ہیں اور نہ ہی انہیں اس تناظر میں دیکھا جائے، پہلے تو ہمیں ہوا یا ریح کو خلط ثابت کرنا ہوگا پھر اس سے بننے والی خلط بتانی ہوگی پھر اس خلط سے بننے والے سیلز بتانے ہونگے اور سب سے بڑھ کر ہوا کی پیدائش کو جگر سے ثابت کرنا ہوگا۔

❖ محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب جب نبض میں ریاح دیکھے جاتے ہیں تو اس وقت آپ سمجھ سکتے ہیں کہ خون کی بات ہے، جب خون میں ریاح موجود تو خلط بنے تو خون بنا، جی محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب یہ بات جب نسیجی دوران خون کو سمجھنے سے سمجھ آتا ہے، جب خون جگر سے خون قلب میں آتا ہے تو سب سے پہلے عضلات اپنی غذاء لحمیات اور ریاح پر مشتمل وہ لے لیتے ہیں، باقی ماندہ خون میں صفراء آگے غدد کی طرف جب جاتا ہے اب یہاں غدد اپنی غذاء صفراء لے لیتے ہیں، اب باقی ماندہ خون میں سے صرف بلغم بچتا ہے، جو کہ اعصاب اپنی غذاء لے لیتے ہیں، اب آخر میں صرف پانی بچتا ہے جسکو لمفیٹک گلینڈ سک کر کے دوبارہ وریدوں میں شامل کر دیتے ہیں، ہوا کا کاربن جب پھیپھڑوں میں جا کر کھار سے ری ایکشن کھاتا ہے تو شوخ سرخ خون بنتا ہے۔

- ❖ محمد فواد : جی محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ہوا خلط ہے اور اس سے لحمیات بنتے ہیں۔
- ✦ محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب : جب ہوا جسم میں داخل ہوتی ہے جب تک خلط نہیں بنتی تب تک جسم میں داخل ہی نہیں ہوتی۔
- ❖ محمد فواد: محترم منصور صاحب اوپر تمام دلائل حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کے ہیں، اور استاد محترم کے بھی ہیں، مزید کیا حوالہ ہو، آپ سے تو محترم بار ہا بات ہو چکی ہے، پروفیسر صاحب نے ایک طبقہ کا فرمایا ہے کہ ان ضدیداروں کا کیا کریں جو بات مانتے ہی نہیں۔
- ▲ حکیم منصور صاحب : محترم فواد صاحب انتہائی ادب سے رب کا واسطہ دے کر آنجناب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ حضرت صابر صاحب رحمہ اللہ کہیں بھی ریح کو خلط لکھا ہو یعنی یہ لکھا ہو "کہ ریح خلط ہے" یا اخلاط کے تحت اخلاط کے باب میں کہیں ذکر کیا ہو برائے مہربانی مجھے صرف حوالہ ہی ارسال فرمائیں۔ مریض کو۔
- ✦ پروفیسر صاحب : اسکا مطلب تو یہ ہوا کہ جب خون میں پروٹین کی کمی ہو جائے تو مریض کو زیادہ سے زیادہ دیں کیونکہ بقول آپکے ہوا پروٹین بن جاتی ہے کیا ایسا ممکن ہے؟ مریض کو زیادہ سے زیادہ ہوا کھلائیں؟
- ✦ پروفیسر صاحب: مریض کو زیادہ سے زیادہ ہوا کھلائیں؟
- ▲ حکیم حافظ لیاقت صاحب: بات الجھانے سے نہی سلجھانے سے سلجھے گی
- ❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ ماشاءاللہ علمی شخصیت ہیں آپ سے بہت کچھ سیکھتے ہیں لیکن انداز مجھ جیسے کم علم طالب علم کا تو ہو سکتا ہے آپ کا نہیں، آپ نے سوال فرمایا بندہ نے چند اشارات پیش کر دیے بڑوں کے، جس میں سمجھنے والوں کے لیے بہت کچھ ہے۔
- ✦ پروفیسر صاحب: سر محترم حکیم فواد صاحب اخلاط اغذیہ سے تیار ہوتی ہیں آپکے بقول پھر ہوا کو غذا مان لیں، کیا ہوا اغذا ہے؟
- ❖ محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہوا غذا ہے۔

محترم ایک سوال ہے کہ نبض میں ہوا پر اوپر بات پیش کر چکا ہوں نبض میں اگر ہوا موجود ہے تو پھر خون میں بھی موجود ہوئی اور اگر خون میں موجود ہے تو آپ ماشاءاللہ بہتر جانتے ہیں کہ خون غذاء سے بنتا ہے۔

کاربن سے عضلات بنتے اور تغذیہ حاصل کرتے ہیں، اور ہوا کا جوہر کاربن ہے۔

دوسرا سوال کہ ہوا پھیپڑوں میں جا کر کیا صورت اختیار کرتی ہے؟ اور پھیپڑوں میں خون کیسے بنتا ہے؟ اس پر روشنی فرمادیں

- پروفیسر صاحب: اس سے تو کسی کو بھی انکار نہیں کہ خون کا نصف سے زیادہ حصہ گیسز پر مشتمل ہے۔ آکسیجن ہوا سے پھیپھڑوں کے زریعے جذب ہوتی ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دوسری گیسز بائی پراڈکٹ کے طور پر پیدا ہوتی ہیں آکسیجن کے بغیر آکسیڈیشن ممکن نہیں اور اعضا کی غذا حرارتی نہیں بن سکتی جب آکسیجن کی خون میں کمی ہو جائے تو خلیات کو زندہ رہنے کے لیے توانائی نہیں ملے گی تو خلیات مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔
- پروفیسر صاحب: محترم حکیم صاحب کیا فضلات خون میں شامل نہیں ہوسکتے؟

محترم خون میں فضلات ہوتے ہیں جو مختلف انداز سے جسم سے خارج ہوتے ہیں۔

آکسیجن اور ہائیڈروجن کے ملاپ کے خاص شرائط ضروری ہیں جب تک وہ شرائط پوری نہ ہوں انکا کیمیاوی تعامل ممکن نہیں ہوتا

کاربن، ہائیڈروجن اور آکسیجن یہ تینوں اکٹھے بائی کاربونیٹ کی شکل میں خون میں موجود رہتے ہیں۔

- محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ایک بات کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس خون میں ہوتی ہے؟

کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس تو فضلہ ہے جو کہ جسم میں موجود نہیں؟

دوسرا سوال کہ آکسیجن ہوا کے ذریعہ جذب ہوتی ہے؟

تیسرا سوال کہ اگر آکسیجن کو مان لیا جائے کہ ہوا میں آکسیجن + ہائیڈروجن کے ملاپ سے تو پھر تو پانی بننا چاہیئے ناکہ شوخ سرخ خون؟

چوتھا سوال کہ آکسیجن تو شعلہ ہے؟

پانچواں سوال کہ ہائیڈروجن آکسیجن اور کاربن کا کیا عمل دخل ہے؟

- محمد فواد: جی محترم پروفیسر اسحاق سلطان آپ سوال نہیں سمجھے دوبارہ عرض کر دیتا ہوں مختلف انداز سے کہ ہوا کا جوہر کیا ہے؟

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ہوا کا بنیادی جز و بیسک ایلیمنٹ کاربن ہے یا آکسیجن ؟ اس پر روشنی فرمادیں۔

✦ پروفیسر صاحب :

✓ آگ کا بیسک ایلیمنٹ تو آکسیجن ہے۔

✓ پانی کا بیسک ایلیمنٹ تو ہائیڈروجن ہے۔

✓ مٹی ارضی مادہ کا بیسک ایلیمنٹ تو نائٹروجن ہے۔

تو محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ہوا کا بیسک ایلیمنٹ کیا ہو گا ؟

▲ حکیم منصور صاحب : بات ماننے ہی نہیں وجہ ضد ہٹ دھرمی ہی ہو سکتی ہے ؟

محترم اسطرح کے کئی دلائل موجود ہیں جہاں صابر صاحب رحمہ اللہ نے سودا کو عضلات سے جوڑا ہے ، جہاں تک تعلق ہے ریح کے خلط ہونے کا تو محترم اسپر رہنمائی فرمائیں کہ دیگر اخلاط کی طرح واضح بیان فرمایا ہو

✦ پروفیسر صاحب : کاربن

❖ محمد فواد: جزاک اللہ محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ہوا کا بیسک ایلمنٹ کاربن ہوا تو سانس میں ہوا میں سے آکسیجن لیں گے یا کاربن ؟

کیونکہ ہوا میں تمام گیسز موجود ہیں اور RBCs ہوا سے آکسیجن جذب کر کے سرخ رنگت اختیار کر لیتے ہیں۔

✦ پروفیسر صاحب: آکسیجن لینگے

▲ ساجد جمال صاحب: مجھے استاد محترم کا جواب دینے کا انداز بہت پسند آیا۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ ہو آمین

"ریاحی خلط کے عنصر کے جوہر میں فساد ہے"

❖ محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اگر ہوا میں سے فرض کر لیتے ہیں کہ آکسیجن لیں اور آکسیجن اور ہائیڈروجن کے ملاپ سے شوخ سرخ خون بننا سمجھ نہیں آرہا، آکسیجن + ہائیڈروجن سے پانی بنتا تو سنا ہے ؟

✦ پروفیسر صاحب: محترم آکسیجن ہائیڈروجن کے ساتھ نہیں مل رہی بلکہ RBC Sمیں جذب ہوتی ہے

✦ پروفیسر صاحب: کیاRBCہائیڈروجن ہیں

محترم یہ تو ہیم اور پروٹین پر مشتمل ہیں

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب جتنی بات سمجھ آرہی ہے عرض کرتا ہوں

ہوا میں کاربن بنیادی جوہر، اور اسکے ساتھ نائٹروجن اور آکسیجن ہوتے ہیں۔

ہوا کا جزو کاربن خشکی

نائٹروجن کا جزو سردی

آکسیجن کا جزو گرمی

اب محترم ہوا کا بیسک جز کاربن خشکی جب نائٹروجن کی سردی بڑھے گی تو ہوا کا مزاج خشک سرد بن جائے گا،

اب جب ہوا کا بیسک جز خشکی میں آکسیجن بڑھے گی تو ہوا کا مزاج خشک گرم بن جائے گا۔

محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ہوا کا جزو اعظم کاربن ہے ناکہ آکسیجن ہے۔

RBCS کا تعلق بھی کاربن سے ہے، ہوا سے ہے، ہوا میں جب نائٹروجن اثر ہوگا تو اس وقت شوخ سرخ خون نہیں ہوگا سیاہی مائل ہوگا، اور جب یہی خون کاربن کے ساتھ آکسیجن بڑھے گی تو یہ شوخ سرخ خون بن جائے گا۔

اس میں محترم ایک بات سمجھنے کی ہے کہ ہوا جب پھیپھڑوں میں جاتی ہے تو اس وقت ہوا کا مزاج کاربن + آکسیجن کی وجہ سے خشک + گرم ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال وریدی خون میں نائٹروجن کا اثر غالب ہوتا ہے جس سے خون میں ٹھنڈک اور سیاہی مائل رنگت ہوتی ہے، جیسے ہی ہوا میں موجود کاربن پھیپھڑوں میں جاتی ہے تو کیمیاوی ردعمل سے اس میں شوخ سرخ خون بنتا ہے۔ ترشی + کھار مل کر آکسیجن یعنی شعلہ بنتا ہے۔

✦ پروفیسر صاحب: محترم ہوا میں جو کیفیت ہو سردی۔ گرمی۔ خشکی یا تری مگر جب بھی ہوا پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے خون کی ہیموگلوبین مین موجود فولاد آکسیجن کو جذب کر لیتی ہے جس کی وجہ سے خون سرخ نظر آتا ہے جسطرح آئرن ہوا سے آکسیجن جذب کر کے ائرن آکسائیڈ میں تبدیل ہو کر شوخ سرخ ہو جاتا ہے جسے آئرن رسٹ بھی کہتے ہیں

جب خون سیلز تک پہنچتا ہے تو آکسیجن ہیموگلوبن سے خارج ہو جاتی ہے تو خون ڈارک ریڈ براون کلر کا ہو جاتا ہے

محترم کبھی بھی پھیپھڑوں سے ہیموگلوبین کاربن جذب نہیں کرتے وہ صرف آکسیجن جذب کرتے ہیں اور خون کا رنگ صرف iron oxideکی وجہ سے شوخ سرخ رنگ میں بدل جاتا ہے نہ کہ آکسیجن اور کاربن کے ملنے سے

جو کچھ آپ بیان فرما رہے ہیں وہ صرف فرضی بات ہے اسکا کسی بھی میڈیکل کتاب میں کوئی ریفرینس نہیں ملتا

❖ محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ کا بھی انداز ہے بندہ نے سادہ بات عرض کی، آپ نے فرمایا کہ ہوا کا بیسک جز کاربن ہے، تو ہوا کا مزاج کیا بنا ؟

طب میں اسکا مزاج گرم تر لکھا ہے کیونکہ ہوا سے جو جز خون مین جذب ہوتا ہے وہ آکسیجن ہے اور آکسیجن کا مزاج گرم تر ہے

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ایک طرف ہوا کا بیسک جز کاربن مانا جائے اور خشک مانا جائے اور دوسری طرفRbcs میں آکسیجن جذب ہونے کی وجہ سے اس کا مزاج گرم تر مان لیا جائے بات یہ بھی کچھ سے بالا، محترم متضاد باتیں ہیں۔

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب سوڈا اور ہیرا کیسس سے فولاد حاصل کیا جاتا ہے اسکا سرخ رنگ ہوتا ہے، اس میں کون سی آکسیجن جذب ہوتی ہے۔ رنگ سرخ ملتا ہے، اس میں سوڈا سے فولاد ہی جدا اور تیزابیت ہی جدا کی جاتی ہے، پھر بھی محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اس فولاد کا مزاج خشک سرد مانا جاتا ہے، محترم امید ہے کہ یہ بات سائنسی اصول پر ہو گی۔

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب

✓ آگ خلط نہیں مگر اس کا تعلق خلط صفرا سے ہم مانتے ہیں۔

✓ اگر پانی خلط نہیں مگر اس کا تعلق خلط بلغم سے مانتے ہیں۔

- ✓ منی خلط نہیں مگر اس کا تعلق خلط سوداسے مانتے ہیں۔
- ✓ ہوا خلط نہیں مگر اس کا تعلق خلط ریاح سے ہے۔

جس کو ابھی تک کسی بھی محقق نے کوئی نام نہیں دیا اس لیے ہم ابھی اسے ریاحی خلط ہی کہتے ہیں۔

- حکیم منصور صاحب: خلط کی تعریف اس پر صادق آسکتی ہے مجھے بہت پریشانی ہوی امید ہے تسلی بخش جواب دیں
- پروفیسر صاحب: جی محترم جو حقیقت ہے وہ سب کے سامنے کھل کر آگئی ہے کہ RBCs میں موجود آئرن ہی آکسیجن کو جذب کر کے شوخ سرخ رنگ کا ہو جاتا ہے، اس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔

اگر بقول آپکے کاربن RBCs میں موجود ہے تو اسکا حوالہ دیں " پلیز "

جو چیز کئی دہائیوں سے ثابت ہو چکی ہے کہ آکسیجن خون کے سرخ ذرات میں موجود آئرن میں absorb ہوتی ہے اسکا بار بار تجربات ہوئے، مگر میں نے کسی بھی کتاب میں نہیں پڑھا کہ کاربن خون کے سرخ ذرات میں موجود ہے اور یہ کاربن آکسیجن کو جذب کر کے شوخ سرخ رنگ کی ہو جاتی ہے اگر کوئی ریفرینس ہو تو ضرور دیجیے گا

- ❖ محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب بندہ نے دلیل بھی پیش کی ہے۔
- پروفیسر صاحب: جی محترم مبادیات طب میں چار ارکان اور چار اخلاط بیان ہوئے مگر اخلاط کی پیدائش اغذیہ سے ہوتی ہے، ارکان اور اخلاط کا تعلق اثرات کی وجہ سے ہے نہ کہ پیدائش کی وجہ سے، پھر اخلاط جگر میں پیدا ہوتی ہیں، کیا ریح جگر میں اغذیہ کے استحالہ کے بعد پیدا ہوتی ہے ؟ کیا ریح خلط کی تعریف پر پورا اترتی ہے ؟
- ❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب یہ تو مکمل بات بندہ نے عرض کر دی لیکن آپ نے دلیل مانگی بندہ نے پیش کی، آپ اس پر لب کشائی فرمائیں۔
- پروفیسر صاحب: خلط ریح یا خلط ریاحی یہ حکیم راحت علی راحت صاحب کئی دہائیاں پہلے لکھ چکے ہیں کیا آپ محترم حکیم راحت صاحب کے نظریہ کی تائید کرتے ہیں

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب سوڈا اور ہیرا کسیس سے فولاد حاصل کیا جاتا ہے اسکا سرخ رنگ ہوتا ہے، اس میں کون سی آکسیجن جذب ہوتی ہے۔ رنگ سرخ ملتا ہے، اس میں سوڈا سے فولاد ہی جدا اور تیزابیت ہی جدا کی جاتی ہے، پھر بھی محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اس فولاد کا مزاج خشک سرد مانا جاتا ہے۔

❖ محمد فواد: محترم امید ہے کہ یہ بات سائنسی اصول پر ہوگی، اور کتابی ہوگی، محترم اگر ہوا غذا نہیں تو نظام دوران خون سے جب عضلات اپنی غذا لیتے ہے اور باقی جو بچے طحال میں سٹور ہوتا ہے تاکہ نظام ہضم کام آسکے اور یہ رطوبت ترش ہوتی ہے اور کیا مزاج رکھتی ہے آپ اس سے انکاری ہیں محترم جو ترش غذا ہم کھاتے ہیں اس سے جو خلط تیار ہوتی ہے اسکا جوہر کاربن ہے اخلاط کی یہ تعریف کہ ایسا ترسیال مادہ جو بہنے والا ہو

✦ پروفیسر صاحب : محترم حکیم فواد صاحب جب ہم ہیرا کسیس اور سوڈا بائی کارب کے محلولات کا کیمیاوی ری ایکشن کرواتے ہیں تو ہمیں فیرم کاربونیٹ حاصل ہوتا ہے جب تک فیرم کاربونیٹ آکسائیڈ نہ ہو جایے وہ کبھی بھی شوخ سرخ رنگت اختیار نہیں کرتا

✦ پروفیسر صاحب : سر اگر ہوا غذا ہے تو اس میں کون کون سے غذائی اجزا پائے جاتے ہیں۔ جیسے کاربوہائیڈریٹس۔ ہروٹینز۔ فیٹس

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ ماشاءاللہ اہل علم ہیں بات کو خوب گھما لیتے ہے، بندہ نے سوال کیا ہے کہ وہ پھر دوہرا دیتا ہوں، گول مول کرنے سے محترم حقیقت نہیں بدل جاتی، محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب سوڈا اور ہیرا کسیس سے فولاد حاصل کیا جاتا ہے اسکا سرخ رنگ ہوتا ہے، اس میں کون سی آکسیجن جذب ہوتی ہے؟ رنگ سرخ ملتا ہے، اس میں سوڈا سے فولاد ہی جدا اور تیزابیت ہی جدا کی جاتی ہے، پھر بھی محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اس فولاد کا مزاج خشک سرد مانا جاتا ہے، محترم امید ہے کہ یہ بات سائنسی اصول پر ہوگی، اور کتابی ہوگی محترم: بات درست ہے یا غلط کیا اسکا مزاج گرم تر بنے گا؟

❖ پروفیسر صاحب : محترم میں نے بات گھمائی نہیں بلکہ اس مرکب کی پوری کیمسٹری بیان کی ہے جو ہیرا کسیس اور سوڈا بائی کارب کے محلولات کے کیمیاوی تعامل سے حاصل ہوتا ہے۔ میں نے تو فیرم کاربونیٹ کا مزاج گرم تر نہیں کہا میں نے تو یہ کہا ہے کہ جب تک فیرم آکسائیڈ نہیں ہو جاتا وہ شوخ سرخ رنگت اختیار نہیں کرتا جس طرح ہیموگلوبین میں موجود آئرن ہوا سے آکسیجن جذب کر کے شوخ سرخ ہو جاتا ہے۔

جس کی وجہ سے آکسیجینیٹڈ خون شوخ سرخ رنگ کا نظر آتا ہے

- پروفیسر صاحب: محترم حکیم فواد صاحب کیا ہیموگلوبن میں کاربن ہے جو آکسیجن کو جذب کرتی ہے جس کی وجہ سے خون شوخ سرخ رنگ کا نظر آتا ہے؟ مزاج؟
- محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب بہت شکریہ کیمسٹری بیان کرنے کا۔
- محترم: فیرم کاربونیٹ میں کاربن ہوتا ہے؟
- محترم: کیا آئرن میں کاربن ہوتا ہے؟
- محترم: کیا RBc میں آئرن میں کاربن ہوتا ہے؟
- محترم: RBCS کا مزاج کیا ہے خشک یا گرم تر؟
- محترم: ہیموگلوبن میں موجود آئرن جب آکسیجن جذب کرتا ہے، اس ہیموگلوبن کا مزاج خشک ہوتا ہے یا گرم تر؟
- محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اس تعامل میں (سوڈا+ہیرا کسیس) کون سی آکسیجن جذب ہوتی ہے؟

جس سے یہ شوخ سرخ ہو جاتا ہے؟ دوسرا محترم اسکا مزاج ہماری کتابوں میں خشک سرد لکھا ہے۔ کیا اس میں کاربن ہے؟

اگر اس میں کاربن ہے تو کیا جسم انسان کو تغذیہ کرتا ہے اور اس سے خشکی پیدا ہوتی ہے یا جسم میں گرمی تری!

- محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اس کشتہ فولاد میں اگر کاربونیٹ موجود ہوتا ہے تو کیا یہ کافی نہیں رہنمائی کے لیے کہ سرخ ذرات خون میں کاربن ہوتا ہے۔ RBCS میں کاربن ہوتا ہے؟ یہ تو کیمسٹری آپ نے بھجوائی ہے۔
- محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب جب فیرم آکسائیڈ ہوتا ہے اس میں کاربن کا عمل دخل ہوتا ہے یا نہیں؟ یعنی کاربن کے ملنے سے آکسائیڈ ہوتا ہے یا بغیر کاربن کے فیرم آکسائیڈ ہو جاتا ہے؟
- طاہر بٹ صاحب: جو ویسے کیمیاء سے تعلق رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ لوہا میں بھی کاربن ہے، آگے اللہ بہتر جاننے والا ہے فواد بھائی میں تو ابھی نالائق ترین ہوں
- پروفیسر صاحب: جی محترم فیرم کاربونیٹ میں کاربن ہے، ہیموگلوبن میں کاربن نہیں ہوتا، ہیموگلوبن کا مزاج خشک سرد ہے، جب آئرن میں آکسیجن جذب ہو گی تو مزاج وقتی طور پر گرم تر ہو جائیگا جو خون کا اصل مزاج ہے۔

❖ **محمد فواد:** محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب فیرم کاربونیٹ میں کاربن آپ مان رہے ہیں، یہ بھی آپ کی شفقت ہے۔

محترم پروفیسر اسحاق سلطان سوڈا آکسائیڈ ہوتا ہے جی ہیرا کیسیس سے ہے، اور ہیرا کیسیس میں کاربن ہوتا ہے اور کاربن کا مزاج خشک سرد ہے۔

محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب کسی نے بھی اس کیمیاوی تعامل کو گرم تر نہیں لکھا، خشک سردی لکھا اور خشک سردی جناب آپ نے بھی تسلیم کیا ہے۔

محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ کا سوال تھا کہ RBCS میں کاربن ہونے کا حوالہ درکار ہے، تو محترم اس ہیرا کیسیس سے ہم سرخ ذرات خون RBCS بنتا مانتے ہیں، اور فولاد بنتا مانتے ہیں، اس فولاد میں کاربن بھی جناب کی پیش کردہ کیمسٹری بتاتی ہے، اس حساب سے اسکو گرم تر کیسے مان لیں؟

محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ فرمارہے ہیں کہ ہیموگلوبن میں کاربن نہیں ہوتا۔ محترم ہیموگلوبن میں آئرن آپ نے لکھا اور اس آئرن میں کاربن ہوتا ہے۔

جب آئرن میں کاربن ہوتا ہے جس سے ہیموگلوبن بنتے ہیں تو محترم ہیموگلوبن میں بھی کاربن کا ہونا ثابت ہوا۔

رہ گئی محترم پروفیسر اسحاق سلطان آئرن کی مثال آپ نے بارہا پیش فرمائی ہے کہ آئرن میں آکسیجن جذب ہوتی ہے تو شوخ سرخ خون بنتا ہے۔

تو محترم لوہا میں اگر گرمی داخل ہوگی تو آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ لوہا اپنی خاصیت چھوڑ دے گا؟

حالانکہ ایسا ممکن نہیں لوہا ہمیشہ عارضی حرارت قبول کرنے کے باوجود بھی لوہا ہی رہے گا، نہ سلفر یا نمک بن جائے گا۔

ایسا قطعاً ممکن نہیں لوہا ہمیشہ لوہا رہے گا، اور اس کا جزو اعظم کاربن رہے گا اور اور سختی برقرار رہے گی تاکہ سونے میں منتقل ہوجائے گا۔ محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ امید ہے بات کو سمجھ رہے ہوں گے کیا ہم لوہے کو گرم کرکے سونا کر سکتے ہیں؟ نہیں قطعاً نہیں۔

اس لیے محترم کاربن کا، ہیموگلوبن کا، آئرن کا، RBCS کا مزاج ہمیشہ خشک ہی رہے گا۔

ایسا کوئی سائنسی اصول نہیں جو ان سب کو گرم تر ثابت کردے آپ کے پاس دلیل ہے تو ثابت کرکے دکھائیں۔ محترم اس طرح ہوا کا مزاج بھی خشک ہے ناکہ گرم تر۔

آپ پوری سائنس بھی کھنگال لیں ان شاءاللہ ہوا کو لوہے کو سونے کے مزاج پر نہیں لا سکتے یا پھر نمک کے مزاج پر نہیں لا سکتے ۔

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب سوڈا اور ہیر اکسیس کا بھی جب کیمیاوی تعامل ہوتا ہے تو اس وقت بھی وقتی طور پر اس کشتہ فولاد کا مزاج گرم ہو جاتا ہے تو کیا اس فولاد کو بھی گرم تر کہیں گے اگر گرم تر مانتے کا یہی سائنسی اصول ہے تو ؟؟؟

✦ پروفیسر صاحب : نہیں محترم کیمیکل عمل کے دوران جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ ساتھ ساتھ خارج ہوتی رہتی ہے اور کیمیاوی عمل مکمل ہونے پر نیا بننے والا مرکب خشک سرد مزاج کا ہی ملتا ہے

▲ حکیم مبشر علی صاحب: ماشاءاللہ مکمل اور مدلل جواب اسکو کہتے ہیں اللہ پاک آپکو اور آپکے استاد محترم کو سلامت رکھے اور علم میں ترقیاں عطا فرمائے آمین

❖ محمد فواد: جی محترم پروفیسر اسحاق سلطان بہت شکریہ اللہ پاک آپکو خوب خوب جزاء عطاء فرمائیں آمین. محترم پھر اس سے ثابت ہوا کہ ہیموگلوبن میں موجود آئرن جب آکسیجن جذب کرتا ہے تو اس کا مزاج خشک گرم ہو جائے گا، اور اسی طرح ہوا یا کاربن جسم میں جاکر ریاحی خلط ہی پیدا کرے گی، جسکو حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے چوتھی خلط خون یعنی (سرخ ذرات خون) جسکو سائنس کی زبان میں ریڈ بلڈ سیلز کہتے ہیں، ان سرخ ذرات خون میں کاربن ہوتا ہے جزو اعظم کے طور پر اور اس میں فولاد لوہا آئرن ہیموگلوبن پایا جاتا ہے، اور اس کا مزاج خشک سرد ہے اس میں جب آکسیجن کی عارضی حرارت شامل ہوگی تو اس کا مزاج خشک گرم ہو جائے گا. محترم پھر عرض کرتا ہوں کہ ہوا خشک سرد جب پھیپھڑوں میں جاکر کیمیاوی تعامل اختیار کرے گی اس میں عارضی حرارت پیدا ہوگی. اور وہ خون جو دائیں جانب تھا خشک سرد وہ جب آکسیجینیڈ ہو گا ہوا سے تو خشک گرم ہو کر بائیں جانب قلب کے آتا ہے اور یہ گرم خون یعنی خشک گرم (شوخ سرخ خون) جسم میں یعنی شریان میں منتقل ہو جاتا ہے۔ محترم گرم تر پھر بھی نہیں ہوتا کیونکہ ہیموگلوبن اپنی خشکی کو عارضی آکسیجن کی وجہ سے اپنا خشک مزاج نہیں چھوڑتا۔ آپ کی محبت اور شفقت کے بغیر بندہ اپنی بات نہ کر پاتا، جزاکم اللہ واحسن الجزاء

✦ پروفیسر صاحب : جی محترم سکیڑ سردی سے ہوتا ہے اور پھیلاو گرمی سے ہوتا ہے۔ دل کے دائیں حصہ میں خون سرد خشک ہوتا ہے جس سے دل میں انقباض ہوتا ہے اور دل کے بائیں حصہ میں جو خون آتا ہے اس کا مزاج گرم تر ہوتا ہے جو دل میں

انبساط پیدا کرتا ہے۔ محترم انقباض سردی سے اور انبساط گرمی سے ہوتا ہے، محترم سردی خشکی کے مقابل گرمی تری ہوتی ہے گرمی خشکی نہیں ہوتی۔

- پروفیسر صاحب : محترم حکیم صاحب طب کی تمام کتب میں لکھا ہے کہ خون پھیپھڑوں میں سے آکسیجن جذب کرکے اپنا اصل مزاج پاتا ہے یعنی گرم تر محترم خون کا مزاج گرم تر ہے اور صفرا کا مزاج گرم خشک ہے

- محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ایک بات کی مزید رہنمائی فرمادیں کہ آپ فرما رہے ہیں کہ خون سرخ ہوتا ہے غدی اعصابی میں یعنی گرم تر کیفیت میں۔ محترم پروفیسر صاحب غدی عضلاتی تحریک میں تو سرخی دیکھی ہے، لیکن غدی اعصابی میں تو خون کا رنگ زرد ہوگا ناکہ سرخ شوخ محترم پروفیسر صاحب آپ ماشاءاللہ علمی شخصیت ہیں آپ خود فیصلہ فرمالیں کہ غدی اعصابی میں کیا سرخ رنگ ہوتا ہے؟ ایک اور مثال سے بات عرض کرتا ہوں ہم عام طور پر قارورہ دیکھتے ہیں اس میں اس وقت تک سرخی ہوتی ہے جب تک جسم میں گرم خشک کیفیت یا مزاج ہوتا ہے، اور جب ہم اس قارورہ والے کو غدی اعصابی کرتے ہیں تو اس کا قارورہ زرد ہوتا ہے، تو ہم کہتے ہیں کہ جسم میں سے ریاح کم ہوگئے ہیں، اور غدد کا تعلق عضلات سے ہٹ کر اعصاب سے جڑ گیا ہے۔ محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب غدی اعصابی یعنی گرم تر کیفیت میں خون کا رنگ زرد ہوگا ناکہ سرخ

- محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان جہاں تک کتابوں کا تعلق ہے تو کتابوں میں تو سم الفار بھی گرم خشک درج ہے۔اب کیا ہم سم الفار کو گرم خشک مان لیں؟ محترم گوشت اور خون اور ہوا کا مزاج گرم تر درج ہے کیا ہم گوشت کو عضلات کو بھی گرم تر مزاج مان لیں؟ محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب کیا حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے یا پرانے خیالات کو۔ محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب جس مریض کو غدی عضلاتی تحریک میں گرم خشک کیفیت میں پیلا یرقان ہوتا ہے اسکی آنکھیں زرد چہرہ زرد اور پسینہ زیادہ آنے سے کپڑے بھی زرد ہو جاتے ہیں۔ یہاں بھی سرخی نام کی چیز نہیں ہوتی۔ محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب امید ہے بندہ کی بات عام فہم ہوگی.

- محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب کتابوں میں تو گرم تر مزاج کا رنگ زرد سفیدی مائل لکھا ہے، اب گرم تر مزاج میں شوخ سرخ خون کا رنگ کیسے مان لیں۔

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب لفظ سرد خشک نہیں بلکہ خشک سرد خون دائیں جانب ہوتا ہے، اور دل کے بائیں حصہ میں آنے والا خون خشک گرم ہوتا ہے۔ محترم عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ خشکی برقرار اور غالب رہے گی دائیں جانب بھی اور بائیں جانب بھی کیونکہ ہوا کا رنگ سرخ ہے اور سرخی ہمیشہ تیزابیت سے خشکی سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

✦ پروفیسر صاحب: ماشاللہ آپ نے بہت سارے علمی نقاط اٹھائے ہیں آپ صرف یہ بتائیں کہ آکسیجن کا مزاج کیا ہے اور اور آکسیجن جب RBCs میں جذب ہو جاتی ہے تو خون شوخ سرخ کیوں ہو جاتا ہے؟ کیا RBCs میں صفرا جذب ہو کر خون انکا رنگ شوخ سرخ کر دیتا ہے؟ محترم صفرا کی زیادتی سے جسم اور خون کا رنگ شوخ سرخ نہیں بلکہ گہرا زرد ہوتا ہے۔ خون کا رنگ صرف غدی اعصابی مزاج میں ہی سرخ ہوتا ہے جب خون میں آکسیجن پوری مقدار میں ہوتی ہے۔

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ غور فرمائیں کہ خون میں فولاد اور کاربن کی مقدار زیادہ ہے یا آکسیجن اور صفراء کی؟ امید ہے اس پر غور کرتے ہی بات سمجھ آجائے گی کہ خون میں فولاد اور کاربن کی زیادتی کی وجہ سے سرخی ہے۔

✦ پروفیسر صاحب: مجھے تو اس بحث سے یہ پتہ لگ رہا ہے کہ آپ کے نزدیک ریح ایک خلط ہے حضرت صابر صاحب نے نظریہ مفرد اعضاء کو نامکمل چھوڑا تھا آپ نے اسے مکمل کر دیا ہے اور خلط سودا کا تعلق قلب وعضلات کے ساتھ نہیں بلکہ بنیادی اعضا کے ساتھ ہے اور خلط ریح کا تعلق قلب وعضلات کے ساتھ ہے۔ اس طرح تو حکیم رحمت علی راحت کا نظریہ اربعہ درست ہے؟ کیا میں آپکی تحریروں کو درست سمجھ پایا ہوں؟ اس طرح تو ہمیں ریح کو خلط مان لینا چاہیے اور کئی دہائیوں کا جھگڑا جو ثلاثہ اور اربعہ کا ہے اب ختم ہونا چاہئے ا۔ سکا مطلب یہ بھی ہے حکیم رحمت علی راحت صاحب درست ہیں اور تین اخلاط کے نظریہ والے مطلب نظریہ مفرد اعضاء ثلاثہ والے غلط ہیں جواب تفصیل سے عنایت فرمائیے بہت بہت شکریہ۔

❖ محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب جی اس بات کو اگر اس طرح سمجھ لیا جائے آپ کے انداز میں بات کر لیتے ہیں، کہ خون میں ہیموگلوبن میں موجود آئرن میں جب آکسیجن جذب ہوتی ہے تو خون شوخ سرخ خون بن جاتا ہے۔ محترم آئرن (لوہا) میں آکسیجن (حرارت) جب جذب ہوتی ہے تو لوہا (آئرن) سرخ انگارہ بن جاتا ہے۔ اب یہ سرخ انگارہ بننے والا شوخ سرخ سیل جو کہ فولاد اور کاربن پر مشتمل ہے حرارت کی وجہ سے شوخ سرخ بنا لیکن لوہا آئرن میں آکسیجن جذب ہونے سے آئرن نے اپنی اصل نہیں چھوڑی۔ آئرن کی اصل فولاد اور کاربن ہے۔ اور یہ فولاد اور کاربن خشکی کا منبع ہے۔ اس لیے محترم خون جب شوخ سرخ بنتا ہے تو اس وقت مزاج خشک گرم بن جائے گا۔

- پروفیسر صاحب: محترم یہ بات تو بالکل کلیر ہے کہ خون میں سرخی آکسیجن کے انجذاب کی وجہ سے اس پر دو رائے نہیں ہو سکتیں اگر کوئی کہے کہ خون میں سرخی کاربن کی وجہ سے ہے تو یہ کوئی بھی نہیں مانے گا، کیونکہ جب آکسیجن جذب یا استعمال ہو جاتی ہے تو خون میں آئرن اور کاربن تب بھی ہوتے ہیں مگر سرخی بالکل نہیں ہوتی، محترم اپنا موقف واضح بتائیں کہ ریح خلط ہے یا نہیں مطلب حکیم رحمت علی راحت صاحب کا نظریہ بالکل درست ہے اس پر کھل کر بات کریں، ہچکچاہٹ اور خوف کس بات کا کھل کر اعلان کریں کہ ہم نے حضرت صابر صاحب کے ادھورے نظریے کو مکمل کر دیا ہے، نظریہ مفرد اعضاء ثلاثہ والے غلط ہیں اور خلط ریح کو ماننے والے درست ہیں، بحث ختم شد
- پروفیسر صاحب: سر میں خلط ریح کی بابت پوچھا ہے اس پر اپنا موقف دیں۔
- محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب کس کو غلط اور کس کو درست فرمانا یہ آپ بڑوں کا کام ہے، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ریاحی خلط ایک حقیقت ہے جس کا تعلق ہوا سے ہے۔ خشکی اور تیزابیت اس کا جوہر ہے. اور فولاد اور کاربن خلط ریاح کا منبع ہے۔

حضرت صابر رحمہ اللہ نے چار اخلاط بیان فرماتے ہیں

- ✓ خلط خون (سرخ ذرات خون) اور سائنسی زبان میں RBCS اور (ہوا)
- ✓ خلط سوداء ارضی مادہ (الحاقی مادہ) الحاقی نسیج (مٹی)
- ✓ خلط صفراء (آگ)
- ✓ خلط بلغم (پانی)

- محمد فواد: بندہ نے اپنے استاد محترم جناب حکیم عبدالحکیم صاحب سے نظریہ صابر طب صابر لیا ہے، اور طب صابر صرف اور صرف، تین حیاتی اور ایک بنیادی عضو پر مشتمل ہے. چار کیفیات بھی شامل کر لی جائیں تو حضرت صابر رحمہ اللہ نے چار اخلاط بیان فرمائے ہیں۔

1) خشکی (ہوا)

- ✓ خلط خون (سرخ ذرات خون) اور سائنسی زبان میں RBCS اور (ہوا)

2) سردی (مٹی)

- ✓ خلط سوداء ارضی مادہ (الحاقی مادہ) الحاقی نسیج (مٹی)

3) گرمی (آگ)

✓ خلط صفراء (آگ)

4) تری (پانی)

✓ خلط بلغم (پانی)

- پروفیسر صاحب: دیکھیں حضرت صابر صاحب نے خون کو خلط نہیں مانا بلکہ فرمایا کہ خون تین اخلاط بلغم سودا اور صفرا کا مرکب ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ خون چار اخلاط کا مرکب ہے حضرت صابر صاحب نے خلط سودا کا تعلق عضلات کے ساتھ جوڑتے ہیں جبکہ آپ عضلات کا تعلق خلط ریح کے ساتھ جوڑتے ہیں، اور بار بار واضح لکھ رہے ہیں کہ ریح ایک خلط ہے مگر جب آپ سے پوچھتا ہوں کہ حضرت صابر صاحب کا نظریہ مفرد اعضاء تین اخلاط کا درست ہے یا حکیم راحت علی راحت صاحب کا چار اخلاط کا نظریہ اربعہ درست ہے جس میں انہوں نے بھی خلط ریح کو آپ کی طرح عضلات کے ساتھ جوڑا ہے۔

تو آپ جواب نہیں دیتے بلکہ کہتے ہیں کہ بڑے فیصلہ کریں گے تو محترم آپکے بڑے جناب حکیم عبدالحکیم صاحب نے عرض کرتے ہیں کہ وہ وضاحت فرمائیں کہ ریح چوتھی خلط ہے، اسکی پیدائیش جسم میں کیسے ہوتی ہے اور اس سے کون کون سے اعضاء بنتے ہیں

جی محترم حکیم عبدالحکیم صاحب اپکی رائے کا منتظر ہوں کیونکہ محترم حکیم فواد صاحب نے گیند آپکے کورٹ میں پھینک دی ہے

- محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب طب یونانی اور قانون مفرد اعضاء چار اخلاط مانتا ہے، اور طب مفرد اعضاء تین حیاتی اور ایک بنیادی عضو پر مشتمل ہے، اس میں تین اور چار کی تو بات ہی نہیں ہے۔
- پروفیسر صاحب: سر بات خلط ریح کی ہو رہی ہے جسے نظریہ مفرد اعضاء ثلاثہ خلط نہیں مانتا بلکہ اسے نظریہ مفرد اعضاء اربعہ خلط مانتا ہے جسے اپ بھی مانتے ہیں، تو پھر بقول آپکے نظریہ مفرد اعضاء اربعہ درست ہے اور ثلاثہ غلط ہے۔
- حکیم حافظ لیاقت صاحب: پروفیسر صاحب اپنے نام کی لاج رکھیں آپ پروفیسر ہیں اپنے لہجہ پہ کنڑول رکھیں بات کا جواب دے کر سوال کیا جائے تو بہتر ہوگا اب تک جو ہم سمجھے ہیں آپ ہر بات کو الجھانے کی کوشش کرتے ہیں فلاں فلاں کو

چھوڑیں آپ اپنی بات کریں صابر ملتانی رحمہ اللہ کی کتب سے حوالہ کے ساتھ ذاتی انا سے ہٹ کر بات کریں سکھانے کی نیت سے بات کریں کیونکہ اس پورے گروپ میں میرا خیال ہے صرف آپ ہی پروفیسر ہیں۔امید ہے آپ محسوس نہیں فرمائیں گے

- پروفیسر صاحب: محترم حکیم صاحب نظریہ مفرد اعضاء ثلاثہ خون کو خلط نہیں مانتا بلکہ خون کو تین اخلاط کا مرکب مانتا ہے جو بلغم سودا اور صفرا ہیں نظریہ مفرد اعضاء الحاقی مادہ کو خلط نہیں مانتا اگر اسے خلط مانتا ہے تو مجھے بتائیں کہاں لکھا ہے کہ یہ خلط ہے یہ آپ لکھ رہے ہیں کہ ریح خلط ہے مگر حضرت صابر صاحب نے تو اسے خلط نہیں کہا اگر کہتے تو ثلاثہ اور اربعہ کا جھگڑا کیوں پیدا ہوتا۔

- محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب رحمت علی راحت صاحب کو درست کیسے کہا جاسکتا ہے، حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کے قانون پر وہ جب قائم ہی نہیں تو انکو درست کیسے مان لیں، محترم حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے چار اخلاط کو ایک بنیادی اور تین حیاتی اعضاء سے منسلک فرمایا ہے، جبکہ محترم پروفیسر صاحب رحمت علی راحت صاحب نے قانون مفرد اعضاء کی بنیاد ہی چھوڑ دی انہوں نے تو اپنے بڑے کی بات کی نفی کر دی اربع کا نظریہ پیش کر کے۔

- محمد فواد: جی پروفیسر صاحب کسی کتاب کا حوالہ بھی مل جائے تو بہتر ہو گا

- پروفیسر صاحب: پہلے آنجناب طب قدیم یا مفرد اعضاء کے کسی کتاب میں سے یہ دکھائیں کہ ریح کو خلط لکھا ہو سوائے اربع کے۔

- محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے خون کو خلط نہیں مانا؟

- محمد فواد: محترم پروفیسر صاحب حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے چار اخلاط تسلیم فرمائی ہیں۔ جنکی تفصیل بندہ اوپر عرض کر چکا ہے۔

1) خلط خون (سرخ ذرات خون)

2) خلط سوداء

3) خلط صفراء

4) خلط بلغم

خلط سوداء کو حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے ارضی مادہ اور تلچھٹ فرمایا ہے۔اور سردی سے جوڑا ہے۔

باقی اخلاط

1) خلط خون (سرخ ذرات خون)RBCS

2) خلط صفراء

3) خلط بلغم

کو حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے حیاتی اعضاء سے منسلک فرمایا ہے۔

محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ہوا جو ہم سب سے زیادہ جسم میں جذب کرتے ہیں وہ پھیپھڑوں میں جا کر کیا کرتی ہے یہ سب مانتے ہیں کہ وریدی خون کھاری ہے،تو کھاری خون میں آکسیجن شامل کر کے سرخ خون بنا کر دکھاویں ؟

محترم پروفیسر صاحب دودھ باکل کرنے سے کبھی بھی اس میں ترشی پیدا نہیں ہوتی ہمیشہ کھار کو ہی ترشی دے کر ترش کیا جاتا ہے،ترشی کو حرارت ختم کرتی اور روز کا تجربہ ہے اگر کوئی خود پر تجربہ کرنا چاہتا ہے تو کرایا جا سکتا ہے۔

محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب حکیم رحمت علی راحت صاحب سے ہمارا اختلاف ذاتی نہیں علمی ہے جہاں وہ غلط ہیں

ہم اختلاف کرتے ہیں جہاں وہ سچ کہتے ہیں ہم مانتے ہیں، ہمارا علمی اختلاف رحمت علی راحت صاحب کے ساتھ اعضائے رئیسہ اور حیاتی اعضاء اور نفس پر ہے،اور یہ ہمارا ان سے اختلاف اصولی علمی اور قانونی ہے، محترم جہاں تک آپ بار بار سوال فرما رہے ہیں کہ کیا آپ کس کو درست مانتے ہیں اور کس کو غلط تو، محترم پروفیسر صاحب سچا جھوٹا کہنا علمی اختلاف رائے میں صرف نظریاتی اختلاف رائے ہے، ہم طحال کو عضو شریف کہتے ہیں اور رحمت علی راحت صاحب طحال کو عضو رئیس مانتے ہیں،

ہماری اور انکی بات ایک کیسے ہو سکتی ہے، محترم پروفیسر صاحب ہم ہڈی کو مردہ اور بنیادی اعضاء مانتے ہیں اور رحمت علی راحت صاحب ہڈی کو حیاتی اعضاء تسلیم کرتے ہیں۔یہ بنیادی فرق ہے طب مفرد اعضاء اور رحمت علی راحت صاحب کا۔

محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب صرف حقیقت کو تسلیم کرنے سے کسی کو سچا جھوٹا نہیں کہا جاسکتا، جو حقیقت ہے اور فطرتی ہے ہم اسکا انکار نہیں کرسکتے، ویسے بھی محترم ہوا کو ہم حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی نظر سے دیکھتے ہیں اپنی یا کسی اور کی نظر سے نہیں، حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے تو وبائی امراض میں واضح فرمادیا کہ تین چیزوں میں بگاڑ سے وبائی امراض پیدا ہوں گے۔

1) ہوا کے جوہر میں تعفن سے

2) پانی کے جوہر میں تعفن سے

3) اور انسانوں کی وجہ سے اور تعفن حرارت کے سبب ہوگا۔

محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اس میں اگر سوداء کی حیاتی اعضاء میں کوئی حقیقت ہوتی تو حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ ضرور فرماتے، حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے تو ہوا کے جوہر میں تعفن اور پانی کے جوہر میں تعفن کو وباء میں اہم سبب فرمایا ہے۔

محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب مجھے قوی امید ہے بندہ کی کوشش اور جستجو کو آپ بغور سمجھیں گے اور حقیقت کی نظر سے دیکھیں گے، اللہ پاک ہمیں سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائیں آمین۔

محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب امید ہے کہ تفصیلی جواب ہوگا آپکے سوالات کا۔

- پروفیسر صاحب: جی محترم حکیم فواد صاحب حضرت صابر صاحب نے خون کو الگ خلط نہیں مانا بلکہ اسے چار اخلاط کا مجموعہ مانا ہے، آپ نے سودا کا تعلق عضلات کے ساتھ اور الحاقی مادے کا تعلق بنیادی اعضا کے ساتھ جوڑا ہے اگر کوئی ریح اور سودا کو الگ الگ اخلاط مانتا تو یہ اسکی اپنی سوچ ہے

محترم ریح یا ہوا رکن ہے خلط نہیں، آیورویدک میں وات کو خلط کہا گیا ہے اور وات کو سودا کہتے ہیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے ریح رکن بھی ہو اور خلط بھی، حضرت صابر صاحب نے اپنی کئی کتب میں لکھا ہے کہ ریاح اور سودا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اگر کہیں تو میں حضرت صابر صاحب کی کتب سے انکے حوالہ جات صفحات کے نمبرز کے ساتھ دے سکتا ہوں

جیسا کہ حضرت صابر صاحب فرماتے ہیں کہ بواسیر خونی ہو یا ریاحی دونوں خلط سودا کی خرابی سے ہوتی ہیں، سوداوی امراض دراصل عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتی ہیں، عضلات میں تحریک ہوگی تو جسم میں ریاح یعنی سودا کی زیادتی ہوگی، جب عضلات میں تحریک ہوتی ہے تو سودا ریاح اور وات بڑھ جاتا ہے۔ یہ تمام نقاط حضرت صابر صاحب کی کتب سے لکھے گئے ہیں

اب بھی اگر آپ سودا اور ریح کو الگ اخلاط مانتے ہیں تو پھر خون چار نہیں بلکہ پانچ اخلاط کا مرکب بن جائے گا، سودا۔ ریاح ۔صفرا۔ بلغم اور الحاقی مادہ

محترم پھر آپ کا نظریہ حضرت صابر صاحب کا نظریہ مفرد اعضاء نہ ہوا بلکہ کوئی اور ہی نظریہ ہوا، رہی بات اعضاء رائیسہ کی کہ وہ تین ہیں یا چار ابھی تک تو میں نے اسکی بات بھی نہیں کی ابھی تک بات خلط ریح پر بات ہو رہی ہے اول تو ریح اور ہوا رکن ہے خلط نہیں

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ اہل علم ہیں لیکن آپ کے سوالات اس وقت علمی نظر نہیں آرہے، پہلی بات محترم پروفیسر صاحب بندہ نے ریاحی خلط عرض کیا ہے نا کہ ریح، ہاں اس ریح (ہوا) کا تعلق ریاحی خلط سے ہے، جس طرح آگ کا تعلق خلط صفراء سے ہے، محترم پروفیسر اسحاق سلطان خون مرکب کی بات نہیں ہو رہی اس وقت خلط خون کی بات ہو رہی ہے، مرکب خون میں چار اخلاط ہوتی ہیں، پھر دوبارہ عرض کردیتا شاید آپ سمجھنے کی کوشش فرمائیں اور بات نہ الجھائیں، حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے تقریباً اپنی ہر کتاب میں چار اخلاط کی بات فرمائی ہے۔

1) خلط خون

2) خلط سوداء

3) خلط صفراء

4) خلط بلغم

محترم آپ کو ایک مثال عرض کرتا ہوں کہ ریاح اور سوداء بعض جگہ پر اکٹھا لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے یہ پرانے الفاظ ہیں جو زبانوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ امید ہے مختلف میٹنگز میں شرکت فرماتے ہوں گے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ گھنٹوں کی گفتگو کے بعد جب فائنڈنگ آتی ہے تو وہ چند منٹ کی ہوتی ہے اور چند لفظوں پر مشتمل ہوتی ہے، حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کے متعلق تو استاد محترم بارہا فرماتے ہیں کہ انکی کتب کو پڑھنا عام نصابی کتب کے انداز میں مناسب نہیں کیونکہ انہوں نے آل انڈیا لائبریریاں کھنگالی ہیں اور تقریباً تمام طبوں کو پڑھا ہے، بہر حال بات کو مختصر کرتا ہوں حضرت صابر رحمہ اللہ نے لمبی تمہیدوں بحث و مباحثہ کے بعد جہاں اپنا نقطہ نظر پیش فرمایا ہے وہاں لکھا ہے کہ قانون مفرد اعضاء کے مطابق یہ

بات ہے، جب بھی جہاں بھی حتمی بات فرمائی ہے وہاں سوداء کا ذکر نہیں ریاح کا ذکر ہے، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ایک بات اور کہ ہم چھپی باتیں تو دیکھ رہے ہیں جہاں چودھویں کے چاند کی طرح بات لکھی ہے وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آرہی۔

- حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے بہت سے کتب میں لکھا کہ
- ✓ جب عضلات میں تیزی ہوتی ہے تو جسم میں ریاح کی زیادتی ہو جاتی ہے۔
- ✓ جب غدد میں تیزی ہوتی ہے تو جسم میں صفراء کی زیادتی ہو جاتی ہے۔
- ✓ جب اعصاب میں تیزی ہوتی ہے تو جسم میں رطوبات بڑھ جاتی ہیں۔

محترم پروفیسر صاحب پھر بھی ہم پوچھتے ہیں کہ حضرت صابر ملتانی رحمہ نے کہیں لکھا ہو ریاح کو عضلات کے ساتھ، محترم پھر کیا کہا جا سکتا ہے۔

- پروفیسر صاحب: میں نے محترم یہی تو عرض کیا ہے کہ حضرت صابر صاحب نے ریاح اور سودا کو جب ایک ہی خلط قرار دیا ہے تو پھر سودا اور ریاح کو دو الگ الگ اخلاط بیان کرنے کا مقصد کیا ہے آپ سودا کو بنیادی اعضاء کے ساتھ جوڑتے ہیں جبکہ حضرت صابر صاحب الحاقی مادے کو بنیادی اعضا کے ساتھ جوڑتے ہیں، اب آپ خود فیصلہ کریں کہ آپ کس کی پیروی کر رہے ہیں؟

آپ اور حکیم رحمت علی راحت دونوں ریح کو سودا سے الگ خلط مانتے ہیں اور اس کا تعلق عضلات کے ساتھ جوڑتے ہیں اور سودا کو بنیادی اعضاء کے ساتھ جوڑتے ہیں۔

- حضرت صابر صاحب نے تحقیقات الامراض و علامات صفحہ 71
- تپن انسانی زہریں صفحہ 122
- تحقیقات نزلہ وزکام صفحہ 68

پر ریح اور سودا کو ایک ہی خلط بیان کیا ہے، اس سے ثابت ہوا ہوائی ریح، ہوائی ذات اور سودا ایک ہی چیز ہے، آپ نے سودا اور ریح کو دو الگ اخلاط بنا کر سودا کو بنیادی اعضاء کے ساتھ اور ریح کو عضلات کے ساتھ کیوں جوڑا ہے بس اسکی وضاحت درکار ہے

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ سے کل تفصیلی بات عرض کی تھی کہ رحمت علی راحت صاحب نے جتنی بات حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی درست لی ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں، اور جہاں انہوں نے حضرت صابر رحمہ اللہ سے انحراف کیا ہم انکی نفی کرتے ہیں، حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے ریاح کو قلب وعضلات سے جوڑا ہے، اور سوداء کو ہڈی سے بنیادی مادہ سے الحاقی مادہ سے جوڑا ہے۔

تو محترم پروفیسر صاحب اگر یہی بات کسی نے بھی کی ہے تو ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔

✦ پروفیسر صاحب : محترم حکیم فواد صاحب حضرت صابر صاحب نے جب خون کو جو تھی لکھا تو اس وقت وہ طب یونانی کی بات بات کرتے ہیں مگر جب نظریہ مفرد اعضاء کی بات کرتے ہیں تو خون کو تین اخلاط سودا۔ صفرا۔ اور بلغم کا مجموعہ لکھتے ہیں محترم آپ سیاق وسباق کو مد نظر رکھ کر پڑھیں گے تو بات کلیر ہو جائیگی کسی قسم کا ابہام نہیں رہے گا

❖ محمد فواد : محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ کو بندہ نے حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی کتب کے حوالہ جات بھی بھجوائے ہیں، امید ہے ان کو پڑھنے کے بعد آپ بندہ کی حمایت کو غلط نہیں فرمائیں گے۔

✦ پروفیسر صاحب : محترم یہ آپ غلط تائید کر رہے ہیں

محترم مٹی سے الحاقی مادہ اور ہوا سے وات۔ ریاح اور سودا خلط کا تعلق ہے، جناب آپ نے جناب رحمت علی راحت صاحب کی طرح سودا کو غلطی سے بنیادی اعضاء کے ساتھ منتھی کیا ہے، اور بلکل غلط حمایت کی ہے

❖ محمد فواد: یہ ترتیب محترم پروفیسر صاحب میری نہیں حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی ہے۔

✦ پروفیسر صاحب : جی میں نے بھی جو حوالے بھیجے ہیں وہ بھی حضرت صابر صاحب کی کتب سے ہیں اگر مزید بھی حوالہ جات چاہئیں تو دے سکتا ہوں، محترم حکیم فواد صاحب حضرت صابر صاحب نے فرمایا ہے کہ وات۔ ریاح اور سودا ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں، محترم بنیادی اعضاء کا تعلق الحاقی مادہ سے ہے جس سے کونیکٹو سیلز بنتے ہیں، محترم حکیم صاحب الحاقی مادہ لیسدار۔ ریشہ دار اور ارضی مادہ ہے اسے خاکی مادہ بھی کہتے ہیں اس سے نسیج الحاقی بنتے ہیں انہیں کونیکٹو سیلز بھی کہتے ہیں الحاقی جسم میں جہاں بنیادی اعضاء بناتا ہے وہیں بھرتی کا کام بھی کرتا ہے یہ الحاقی مادہ جب اپنی ارتقا کو پہنچتا ہے تو سخت ہو کر بنیادی اعضاء میں تبدیل ہو جاتا ہے اس الحاقی مادہ سے stem cells بنتے ہیں جن کی خوبی ہے کہ وہ بوقت ضرورت کسی بھی سیل میں تبدیل ہو سکتے ہیں

محترم مٹی رکن ہے تو اس سے بننے الحاقی مادہ بنتا ہے جس سے بنیادی اعضاء بنتے ہیں، مگر ہوا یا ریح رکن ہے اور اس سے خلط سودا ۔وات یا ریاح بنتی ہے یہی خلط جب مجسم ہوتی ہے تو اس سے خون کے سرخ ذرات بنتے ہیں جسے حضرت صابر صاحب نے خون کہا ہے اسی خلط سودا سے عضلات بنتے ہیں، محترم عضلات کا مزاج خشک سرد ہے اور الحاقی مادے کا مزاج سرد خشک ہے ،مزید براں حضرت صابر صاحب کی کتب سے درج ذیل حوالاجات ہیں۔

1) جب عضلات میں تحریک ہوتی ہے تو سودا۔ ریاح اور وات بڑھ جاتے ہیں

- ✓ تحقیقات الامراض وعلامات صفحہ 175

2) نزلہ کی عضلاتی صورت میں سوداویت اور ریاح کی زیادتی ہوتی ہے رجسٹریشن فرنٹ 1964 صفحہ 7

3) جراثیم حلزونیہ عضلاتی ہونے کی وجہ سے غیر طبعی سوداور ترشی پیدا کرتے ہیں رجسٹریشن فرنٹ 1964 صفحہ 8

4) جب جسم کی عضلات میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے چاہے وہ جسم کے کسی حصہ میں کیوں نہ ہوں وہاں پر ترشی وریاح اور خشکی کی زیادتی ہوگی تحقیقات سوزش واورام صفحہ 108 اسکے علاوہ بیسوں حوالاجات دے سکتا ہوں۔

محترم حکیم فواد صاحب کیا اب بھی آپ حکیم رحمت علی راحت کی طرح ریاح اور سودا کو دو الگ الگ اخلاط مانیں گے ؟

اگر اب بھی آپ انکو دو الگ الگ اخلاط مانتے ہیں تو پھر اسے حکیم راحت علی راحت سے عقیدت کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ،امید ہے اپ برا نہیں منائیں گے حکیم فواد صاحب کے لئے

- ❖ محمد فواد : محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ نے لگتا ہے دیے گئے حوالہ جات کو بغور نہیں پڑھا، محترم پروفیسر صاحب حضرت صابر ملتانی رحمہ نے آپ جو حوالہ جات پیش فرما رہے ہیں، ان میں مبہم باتیں ہیں اور کس باتیں ہیں جہاں طب یونانی مکس ہے، محترم بندو نے بہت تفصیل سے صرف چند اشارات جس میں دن کے سورج کی طرح چار اخلاط کی بات نقل کی ہے حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی، محترم دوسرا اس میں طب یونانی کی اخلاط کو حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے اسکی وضاحت فرمائی ہے کہ خون میں چار اخلاط ہیں، ان چار اخلاط کو کس کو کس خلط سے جوڑا ہے بہت واضح انداز میں درج فرمایا ہے، محترم پروفیسر صاحب آپ کا اعتراض تھا کہ چار والی بات طب یونانی کی ہے، تو محترم حضرت صابر ملتانی رحمہ نے لکھ کر بتا دیا کہ خون کی چار اخلاط کون سی ہیں۔

1) خلط خون (ریاحی خلط)(سرخ ذرات خون)

2) خلط سوداء جسکا تعلق مٹی. ہڈی کری رباط سے ہے. الحاقی مادہ

3) خلط صفراء جس کا تعلق آگ سے ہے

4) خلط بلغم جس کا تعلق پانی سے ہے

محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اس میں آپ نے مٹی رکن کو تسلیم فرمایا ہے کہ اس کا تعلق بنیادی مادہ سے ہے، حضرت صابر ملتانی رحمہ نے سوداء کو بنیادی مادہ فرمایا ہے، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ہوا جسکو آپ بار بار ریح فرما رہے ہیں یہ رکن ہے، اور اس رکن سے حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے خلط سرخ ذرات خون کو جوڑا ہے، اور سرخ ذرات خون سوداء نہیں بلکہ ریاح ہیں، جسکی بندہ آپ کو تفصیلی دلیلیں بھی پیش کر چکا ہے، آئرن، فولاد اور کاربن کی شکل میں، حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے سوداء کو تلچھٹ اور گارا فرمایا ہے، اب گارے کو آپ فولاد سے کیسے منسلک کریں گے ؟

سوداء کو حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے سرد فرمایا ہے. اب آپ نے بھی یہی فرمایا کہ سوداء الحاقی مادہ سرد خشک ہے، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب سٹیم سیلز کا تعلق بنیادی مادہ سوداء سے ہے، محترم سوداء الگ اور ریاح الگ ہیں کیونکہ انکے ارکان الگ انکی کیفیات الگ ہیں، حضرت صابر ملتانی رحمہ نے الگ فرمایا ہے تو بندہ کیسے انکو الگ نہ مانے، رہ گیا سوال محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب میرا انکا علمی طور پر حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ سے ہے، اور حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی بات کی جو بھی حمایت کرے گا بندہ کے لیے سر آنکھوں پر، بات اصولی اور فطری ہو ہاں جس جگہ رحمت علی راحت صاحب نے اختلاف فرمایا ہے بندہ کا بھی وہاں ان سے کھلا اختلاف ہے۔

- پروفیسر صاحب: جی محترم میں نے جو حوالاجات پیش کیے ہیں ان میں کسی بھی قسم کا ابہام نہیں ہے کیونکہ یہ حضرت صابر صاحب کی ہی کتب سے دے گئے حوالاجات ہیں میں نے کسی بھی دوسرے مصنف کی کتب کا حوالہ نہیں دیا، ان حوالاجات میں حضرت صابر صاحب نے واضح طور پر لکھا ہے کہ ریاح اور سودا ایک ہی خلط کے دو نام ہیں آپ نے لکھا ہے کہ جب عضلات کو تحریک دی جاتی تو جسم میں سودا اور ریاح بڑھ جاتے ہیں، محترم الحاقی مادہ کسی بھی انسان کو ماں اور باپ کے سیلز سے وراثت میں ملتا ہے جس سے مختلف سیلز بنتے ہیں یہی مادہ جب ارتقائی منازل طے کرتا ہے تو بنیادی اعضاء میں بدل جاتا ہے ، محترم خلط سودا یا ریاح جب مجسم ھوتی ہے تو خون کے سرخ زرات، گوشت اور عضلات بنتے ہیں۔

✦ پروفیسر صاحب: جی محترم حکیم فواد صاحب حضرت صابر صاحب نے اپنی کتاب تحقیقات نزلہ وزکام کے صفحہ نمبر 71 پر تحریر فرماتے ہیں کہ خون تین چیزوں کا مرکب ہے۔

گیسز 2 حرارت 3 رطوبات یا ہوا حرارت اور پانی سے تیار ہوا ہے۔

دوسرے معنوں میں سودا، صفرا اور بلغم کا حامل ہے۔

اب خود فیصلہ کریں کہ حضرت صابر صاحب نے رکن ہوا کا تعلق کس خلط سے جوڑا ہے آپ نے خلط سودا کے ساتھ جوڑا ہے آگ کا صفرا کے ساتھ اور پانی کا بلغم کے ساتھ۔ اب آپ خود دیکھیں حضرت صابر صاحب خون کو 3 اخلاط کا مرکب کہہ رہے ہیں اور خون کو الگ خلط نہیں کہہ رہے، کیونکہ RBCs خلیات ہیں خلط نہیں، سوداوی خلط جب مجسم ہوتی ہے تو RBCs بنتے ہیں، اب آپ فرمایئے کہ RBCs خلط ہے یا عضو، جی اسی لیے حضرت صابر صاحب نے خون کو تین اخلاط کا مرکب کہا ہے اور خون کو الگ خلط نہیں مانا۔

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب چند الگ باتیں ہیں، جنکو آپ مکس کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔

آپ کا سوال تھا کہ اخلاط کتنی ہیں تین ہیں یا چار؟

آپ کا اعتراض ہے کہ جہاں حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے چار فرمایا ہے وہاں طب یونانی کی بات ہے؟

دوسرا سوال یہاں کہ حیاتی اعضاء کتنے ہیں تین ہیں یا چار؟

اور تیسرا اعتراض آپ کا جواب تک میں سمجھ پایا ہوں کہ فلاں خلط کو فلاں نے لیا ہے تو آپ کیوں انکی بات لے رہے ہیں؟

محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب پہلا سوال کا جواب تو یہ ہے کہ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے چار کیفیات کو چار ارکان کے ساتھ اور پھر چار ارکان کو چار اخلاط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے اور انکو مانا ہے، اور انہی سے چار اعضاء درج فرمائے ہیں، کیونکہ اگر تین اخلاط کو لیتے ہیں تو جسم انسان کی تقسیم مکمل ہی نہیں ہوتی۔

1) بنیادی اعضاء

2) حیاتی اعضاء

3) خون

محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ کا دوسرا سوال ہے کہ حیاتی اعضاء کتنے ہیں حضرت صابر ملتانی رحمہ نے تین کی بات فرمائی ہے نہ کہ چار کی اور چار کی بات تو طب یونانی کی ہے۔

محترم اس پر عرض ہے کہ جب جس مقام پر حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے جسم انسان کی مکمل اخلاط کو مد نظر رکھا ہے وہاں حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے چار اخلاط بیان فرمائے ہیں، اور جہاں صرف حیاتی اعضاء کو مد نظر رکھا ہے وہاں صرف تین حیاتی اعضاء کو بیان فرمایا ہے، یہ جو آپ کے جتنے حوالہ جات ہیں ان میں حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے صرف حیاتی اعضاء کی بات فرمائی ہے جو کہ صرف اور صرف تین ہیں، اس میں تیسری بات کہ بعض مقامات پر الفاظ اعضاء حیاتی (عضلات، غدد اور اعصاب) ان حیاتی اعضاء کی اخلاط (ہوا، حرارت اور رطوبت) کے ساتھ لفظ یعنی (سوداء، صفراء اور بلغم درج ہے) محترم اس پر آپ کو عرض کیا ہے کہ یہ پرانے الفاظ ہیں جو کہ لکھے بھی نظر آئیں گے اور زبان پر بھی چڑھے ہوئے ہیں، لیکن جب حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے وضاحت کے ساتھ بات فرمائی ہے وہاں بہت واضح لفظوں میں۔

1) عضلات کے ساتھ خلط ریاح۔

2) غدد کے ساتھ خلط صفراء۔

3) اعصاب کے ساتھ خلط بلغم درج فرمایا ہے۔

وہاں سوداء کو درج نہیں فرمایا عضلات کے ساتھ، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ بات کو بلا وجہ الجھا رہے ہیں کہ آپ کی حمایت مناسب نہیں، آپ غلط حمایت فرما رہے ہیں، آپ لگاؤ کی وجہ سے مائل، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب دو ٹوک بات بندہ نے عرض کی کہ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی درست بات کو جو بھی لے گا وہ چاہے کوئی ہو ہم حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی بات پر قائم ہیں، کہ خلط سوداء کا مزاج سرد ہے اور اسکا تعلق تلچھٹ اور بنیادی اعضاء سے ہے۔

خلط ریاح کا مزاج خشک تعلق خلط خون (سرخ ذرات خون) اور عضلات سے ہے، اس میں دوسری رائے نہیں۔ محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ بندہ سے بہتر جانتے ہیں کہ سائنس نے چار قسم کے انسجہ تسلیم کیے ہیں تین نہیں۔

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب جواب درج فرمانے سے پہلے بندہ کی تحریر کو بغور پڑھ لیں، کم علم بندہ کو عجیب سا محسوس ہوتا ہے کہ بار بار جناب کو احساس دلایا جائے کہ آپ علمی شخصیت ہیں، محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان ایک بات اور عرض کرتا ہوں شاید بات سمجھ آجائے کہ جس خلط سوداء کی وجہ سے آپ الجھن کا شکار ہیں، خلط سوداوہ خلط ہے جو باقی اخلاط کے جلنے سے پیدا ہوتی ہے، خلط سوداء غذائی استحالہ سے پیدا ہی نہیں ہوتی، جیسا کہ طبی کتب میں لکھا ہے کہ صفرا جل کر سودابن جاتا ہے، بلغم جل کر سودابن جاتا ہے سوابذات خود جل کر سودابن جاتا ہے، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب مگر طب مفرد اعضاء میں نہ صفرا جلتا ہے اور نہ ہی ریاح بلکہ ریاح جلانے میں مدد دیتا ہے، حرارت جلاتی ہے اور رطوبت جلتی ہے، اور اسی کے جلنے سے سودابن جاتا ہے، اور اسی سوداء کو ارضی مادہ، خاکی مادہ۔ منی، الحاقی مادہ اور ہڈی، مختلف صورتوں کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے اور لکھا جاتا ہے۔

✦ پروفیسر صاحب: حضرت صابر صاحب نے محترم چار اخلاط کا لکھا ہے۔

صفرا۔ بلغم۔ سودا۔ الحاقی مادہ، آپ نے خون کو الگ خلط نہیں مانا۔

✦ پروفیسر صاحب: محترم حضرت صابر صاحب نے جب طب یونانی کی بات لکھی تو خون کو چوتھی خلط لکھا مگر جب نظریہ مفرد اعضاء کی بات لکھی تو خون کو الگ خلط ماننے سے انکار فرمادیا بلکہ لکھا کہ خون چار اخلاط بلغم۔ الحاقی مادہ۔ سودا۔ اور صفرا کا مرکب ہے۔

✦ پروفیسر صاحب: نہیں سر حضرت صابر صاحب نے بڑی وضاحت سے لکھا ہے کہ سودا۔ وات اور ریاح ایک ہی چیز ہے اور ان کا تعلق عضلات کے ساتھ ہے، حضرت صابر صاحب نے بہت واضح لکھا کہ بواسیر ریاحی سوداوی مرض ھداور یہ خشکی سردی سے ہوتی ہے، میں نے آپ کو متعدد حوالاجات دیے ہیں جس میں حضرت صابر صاحب نے سودااور ریاح کو ایک خلط لکھااور ان کا تعلق عضلات کے ساتھ جوڑا، جبکہ الحاقی مادے کا تعلق بنیادی اعضا کے ساتھ جوڑا، اور الحاقی مادے کو سرد خشک کہا اور الحاقی مادہ کا تعلق مٹی کے ساتھ جوڑا، اور ہوا کا تعلق سودا اور ریاح کے ساتھ جوڑا۔

محترم حکیم صاحب حضرت صابر صاحب نے فرمایا سودا اور ریاح ایک ہی خلط کے دونام ہیں جب یہ خلط مجسم ہوتی ہے تو اسے خون کے زرات۔ خون اور خون کی سرخی لکھا ہے۔

❖ محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ان درج بالا چار اخلاط حوالہ درکار ہے، جو کہ آپ درج فرمارہے ہیں، اس کا ریفرینس کتاب تحقیقات اعادہ شباب کے صفحہ 46 پر ہے۔

✦ پروفیسر صاحب : محترم حکیم فواد صاحب آپ ذرہ غور سے پڑھیں کہ سودا غذا کے استحالہ سے نہیں بنتی، محترم جب ہم سودا کو خلط کہتے ہیں تو خلط کی تعریف یہ ہے کہ یہ غذا استحالہ کے بعد جس چیز کی طرف سب سے پہلے مستحیل ہوتی ہے خلط کہلاتی ہے۔

محترم الحاقی مادہ جسم میں سب سے زیادہ پائے جانے والا مادہ ہے اس سے بنیادی اعضاء بنتے ہیں۔ یہ مادہ والدین سے ورثت میں ملتا ہے۔ اس مادہ سے سٹیم سیلز پیدا ہوتے ہیں۔ اس مادہ سے ہر طرح کے بنیادی اور حیاتی خلیات بنتے ہیں۔ محترم الحاقی مادہ اور سودا بالکل الگ الگ ہیں، سودا، وات اور ریاح ایک ہی خلط کے نام ہیں۔ محترم الحاقی مادہ تاحیات جسم میں رہتا ہے اور اس میں تمام قسم کے خلیات بنانے کی صلاحیت ہے، اردو میں یہ بنا کہ بنیادی اعضاء الحاقی مادے سے بنتے ہیں سودا سے نہیں۔

✦ پروفیسر صاحب: حضرت صابر صاحب نے محترم چار اخلاط کا لکھا ہے۔

صفرا۔ بلغم۔ سودا۔ الحاقی مادہ، آپ نے خون کو الگ خلط نہیں مانا

❖ محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب مزید حوالہ جات ہیں آپکی بات کی دلیل کے لیے۔

✦ پروفیسر صاحب : جی محترم حکیم فواد صاحب میں نے پہلے بھی سکرین شاٹ بھیجے ہیں جس میں واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ اعضاء دو طرح کے ہوتے ہیں۔

1) بنیادی اعضاء

یہ اعضاء الحاقی مادہ کے الحاقی انسجہ سے بنتے ہیں

2) حیاتی انسجہ

یہ اعضاء دل۔ دماغ اور جگر ہیں اور بالترتیب عضلاتی انسجہ۔ اعصابی انسجہ اور قشری انسجہ سے بنتے ہیں، اب آپ خود دیکھ لیں حضرت صابر صاحب نے چار انسجہ اور چار اخلاط کو بیان فرمایا ہے آپ نے چار اخلاط سودا۔ صفرا۔ بلغم اور الحاقی مادہ بیان فرمایا ہے آپ نے کہیں بھی خون کو الگ خلط نہیں لکھا، آپ نے فرمایا خون تین اخلاط کا مرکب ہے جس سے چاروں اعضاء کو غذا ملتی ہے۔

آپ نے فرمایا جس طرح زمین کو غذا ہوا، حرارت اور رطوبت سے غذا ملتی ہے بلکل اسی طرح بنیادی اعضاء کو غذا بھی حیاتی اعضاء کی اخلاط سے ملتی ہے، جی محترم حکیم فواد صاحب حضرت صابر صاحب نے خون کو اگر الگ خلط مانا ہوتا تو کسی ایک عضو کا ذکر ضرور فرماتے جسے خلط خون سے غذا ملتی ہے مگر مجھے تو حضرت صابر صاحب کی تھیوری میں کہیں بھی لکھا ہوا نظر نہیں آیا کہ خون ایک الگ خلط ہے، اگر آپکے پاس کوئی ثبوت ہے تو مجھے بھی بتایئے کہ حضرت صابر صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ خون ایک الگ خلط ہے اور اس سے کون سے عضو کو غذا ملتی ہے۔ آپکا شکر گذار ہونگا

❖ محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ نے چار اخلاط کی بات فرمائی ہے. مجھے تو کہیں یہ اخلاط آپ کی دی گئی دلیل میں نظر نہیں آئی

❖ محمد فواد : محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب

1) اس مکمل کتاب میں سے اخلاط پیش فرمادیں آپ والی، اور سوداء سے قلب وعضلات کو پیش فرمادیں؟

✦ پروفیسر صاحب : جناب محترم حکیم فواد صاحب حضرت صابر صاحب نے اپنی کتاب تحقیقات اعادہ شباب کے صفحہ 46 پر لکھا ہے بنیادی اعضاء الحاقی انسجہ سے عضلات وقلب عضلاتی انسجہ سے دماغ واعصاب اعصابی انسجہ سے اور جگر وغدد قشری انسجہ سے بنتے ہیں۔

❖ محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ نے اخلاط کی بات فرمائی ہے اور بندو کی دلیل کے رد میں اس طرح کی اخلاط کا فرمایا ہے تو بندو نے آپ سے حوالہ مانگا ہے کہ جو اخلاط آپ پیش فرما رہے ہیں اسکا حوالہ درکار ہے ،شفقت فرما کر آپ اپنی دلیل کا حوالہ پیش فرمائیں۔

✦ پروفیسر صاحب : حضرت صابر صاحب نے محترم چار اخلاط کا لکھا ہے، صفراء۔ بلغم۔ سوداء۔ الحاقی مادہ، آپ نے خون کو الگ خلط نہیں مانا۔

❖ محمد فواد : محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ نے فرمایا کہ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے چار اخلاط یہ بیان فرمائی ہیں، تو محترم آپ یہ اخلاط اگر حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی تحریر میں دکھائیں ؟

✦ پروفیسر صاحب : جی فواد صاحب کتاب کا نام اور صفحہ نمبر تو بھیج دیا ہے اور اس سے پہلے اس کا سکرین شاٹ بھی بھیجا تھا محترم مزید فرمایئے کیا ثبوت بھیجوں؟

❖ محمد فواد : محترم پروفیسر اسحاق سلطان آپ نے جو صفحہ بھیجا ہے اس میں اخلاط سوداء صفراء کا کہیں ذکر نہیں۔

✚ پروفیسر صاحب : جی فواد صاحب کیا تحقیقات اعادہ شباب حضرت صابر صاحب کی کتاب نہیں؟

❖ محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اس صفحہ میں کہیں بھی جو بات آپ نے فرمائی ہے موجود ہی نہیں۔

✚ پروفیسر صاحب : جی محترم میں دوبارہ بھیج دیتا ہوں میں نے پہلے بھی پورا صفحہ بھی بھیجا ہے اور اس میں سے یہ لائنز بھی بھیجی تھیں جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔

❖ محمد فواد : محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ نے فرمایا کہ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی اخلاط یہ ہیں، اس پوری کتاب میں یہ اخلاط جو آپ نے لکھی ہیں موجود نہیں، محترم بندہ نے صرف تسلی کے لیے مکمل کتاب پڑھ لی ہے. لیکن یہ جو ترتیب اخلاط کی آپ نے فرمائی ہے یہ مجھے کہیں نظر آئی، مجھے لگتا ہے آپ کو مغالطہ ہو رہا ہے، محترم کہیں ان اخلاط کا ذکر ہو تو دکھائیں شکریہ۔

✚ پروفیسر صاحب : حضرت صابر صاحب نے محترم چار اخلاط کا لکھا ہے، صفراء بلغم۔ سوداء۔ الحاقی مادہ، آپ نے خون کو الگ خلط نہیں مانا۔

❖ محمد فواد : محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ بڑے ہیں میں اس لیے یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ آپ غلطی پر ہیں، بس اتنا ہی عرض ہے کہ آپ کو مغالطہ لگ رہا ہے، اور اس مغالطہ کی وجہ سے آپ بات کو سمجھ نہیں پا رہے۔

✚ پروفیسر صاحب : محترم حکیم فواد صاحب

1) بلغم سے اعصاب و دماغ

2) الحاقی مادہ سے بنیادی اعضا

صفراء سے جگر و غدد کیا ان سے آپ کو کوئی اختلاف ہے؟

❖ محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان آپ کو بندہ نے اخلاط کی حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی ذاتی تحریر بھجوائی جس میں حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے اخلاط چار بیان فرمائیں ہیں جو کہ

1) خلط خون

2) خلط سوداء

3) خلط صفراء

4) خلط بلغم

حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے کہیں بھی یہاں الحاقی مادہ کو خلط نہیں فرمایا، یہ بات آپ نے فرمائی ہے تو دلیل بھی آپ نے دینی ہے، وہ آپ پیش فرمائیں اگر نہیں ہے دلیل تو اپنی بات سے رجوع فرمائیں کہ مجھ سے غلطی ہوئی سمجھنے میں۔

محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اس تحریر کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے، یہاں تو حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے عنوان فرمایا کہ

* اخلاط اور مفرد اعضاء:
  - الحاقی نسیج ان سے ہڈی اور جسم کا ڈھانچہ بنتا ہے۔ یہ خلط سوداء کی پیداوار ہیں۔
  - عضلی نسیج سے گوشت بنتا ہے یہ خلط خون کی پیداوار ہے۔

❖ محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب خلط خون بھی موجود ہے حضرت صابر رحمہ اللہ کی تحریر میں جبکی آپ نے نفی فرمادی کہ کوئی دلیل ہے تو دکھائیں؟ محترم خلط خون سے عضلات کا بننا لکھا ہے حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے۔

✦ پروفیسر صاحب: محترم میں نے متعدد ریفرنس بھیجے ہیں جس میں حضرت صابر صاحب نے سودا اور ریاح کو ایک ہی خلط لکھا ہے اور اس خلط کا تعلق عضلات و قلب سے لکھا ہے، لیکن بنیادی اعضا کا تعلق حضرت صابر صاحب نے الحاقی مادہ سے لکھا ہے

❖ محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ دلیل دیں صرف ریفرنس سے کچھ نہیں بنتا، جیسے پہلے آپ نے ریفرنس دیا لیکن آپ کے پاس اسکی دلیل نہیں، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب باتیں دو ہیں یا تو اس درجہ کی دلیل دیں یا پھر رد نہ فرمائیں، اگر رد فرمائیں گے تو پھر دلیل آپ کے ذمہ ہے، یا تو آپ یہ فرمادیں کہ یہ بات حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی نہیں ہے، اگر ایسا نہیں فرماتے تو پھر تسلیم فرمائیں کہ خلط سوداء کا تعلق ہڈی کری رباط اور نسیج الحاقی سے ہے، اور خلط خون کا تعلق عضلات و قلب سے ہے، اگر آپ پھر بھی بضد ہیں تو آپ اس درجہ کی واضح دلیل پیش فرمائیں۔ شکریہ

✦ پروفیسر صاحب: جی محترم مجھے خلط ریاح سے کوئی انکار نہیں کیوں کہ حضرت صابر صاحب نے ریاح کو خلط مانا ہے اور میں نے ان کی کتب سے ریفرنس بھیجے ہیں کہ حضرت صابر صاحب سودا اور ریاح کو ایک ہی خلط کے دو نام لکھتے ہیں

،لیکن سودا کو اور ریاح کو الگ الگ اخلاط ماننا اور ان کا الگ الگ اعضاء کے ساتھ تعلق جوڑنا حضرت صابر صاحب کی تھیوری نہیں، حضرت صابر صاحب نے فرمایا کہ الحاقی مادے کا تعلق بنیادی اعضا کے ساتھ ہے اور خلط سودا یا خلط ریاح کا تعلق قلب و عضلات کے ساتھ ہے جس کے لیے میرے پاس قوی ثبوت ہیں۔

ریح کو صرف حکیم رحمت راحت صاحب نے غلط کہا جو کہ کسی بھی صورت میں خلط نہیں بلکہ صرف رکن ہے، اس لیے میں بھی ریح کو خلط نہیں مانتا۔ مگر جہاں تک خلط ریاح کا معاملہ ہے میں اسے خلط مانتا ہوں کیوں کہ حضرت صابر صاحب نے سودا اور ریاح کو ایک ہی خلط کے دو نام لکھے ہیں۔

جس کے ثبوت کے لیے میں نے متعدد مستند ریفرنس بھی دے ہیں۔ پروفیسر حکیم محمد اسحاق سلطان فرام لاہور

▲ ساجد جمال صاحب : تمام بیانات شواہدات دیکھتے ہوئے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ محترم حکیم فواد صاحب کے دلائل ٹھوس ناقابل تردید ہیں، اور آپ کے پاس وافر مقدار میں دلائل و براھین موجود ہیں، یہاں تک کے آپ کو پہلے ہی سے مخالف کی ہر دلیل کا نہ صرف علم ہے بلکہ اسکا ٹھوس و مسکت جواب بھی موجود ہے۔ تاہم جو ہمارے ذہن و قلوب میں ابتدائی دور سے اسباق یاد کرا دیے گئے ہیں ان خیالات کی وجہ سے ریح کو خلط ماننے میں تھوڑا تردد ہوتا ہے، یا پھر ریح کو خلط تسلیم کر کے ایک نیا فرقہ ظہور پزیر بھی ہو گیا ہے جنھیں اربعہ والا کہتے ہیں، انکی اس نفرت انگیز کاروائی کی وجہ سے ریح کو خلط ماننے میں حجاب آڑے آتا ہے۔

محترم حکیم فواد صاحب اللہ آپکے علم میں مزید ترقی عطا فرمائے اور آپکے استاد کو مزید علم تقسیم کرنے کی توفیق عطا کرے، محترم پروفیسر صاحب بھی علمی شخصیت ہیں جنکی علمی خدمات سے انکار زیادتی ہے، تاہم پروفیسر صاحب کو مزید سائنسی دلائل بابت ریح ہیموگلوبن دریافت کرنے پڑیں گے تاکہ وہ آئندہ زیادہ دلائل سے اپنی بات کو سمجھا سکیں۔
اللہ ہم سب کو طب کی صحیح سمجھ عطا فرمائے آمین۔

پروفیسر صاحب جی سر۔۔۔! آپکی بات درست ہے کہ صابر صاحب نے سودا اور ریاح ریح کا تزکرہ ایک ساتھ کیا ہے، لیکن جو ثبوت فواد صاحب پیش کر رہے ہیں انہیں دیکھتے ہوئے تو ایسا لگتا ہے کہ جہاں بھی صابر صاحب نے سودا اور ریاح اکٹھا عضلات کے تحت لکھا ہے وہ پرانے یونانی حکماء کو سمجھانے کیلئے انکی زبان میں کیا ہے، تاکہ وہ سمجھ جائیں جبکہ لگتا ایسے ہی ہے کہ آپ سودا کو الحاق مادہ اور عضلات کے ساتھ ہوا کو جوڑ رہے ہیں، میری اس بات کی تائید آپ کو تین انسانی زہر میں مل جائے گی، آخر ہم بھی تو یہ جانتے ہوئے کہ نزلہ و زکام میں فنی لحاظ سے آگ اور پانی کا فرق ہے صرف

عوامی لحاظ سے ایک ہی معنی میں استعمال کر لیتے ہیں، جبکہ حقیقت آپ کو معلوم ہے، میں یہاں حکیم فواد صاحب سے گزارش کرونگا کہ وہ تھوڑی رعایت دیں ان لوگوں کو جو ٹیکنیکل لحاظ سے سودا اور ریح میں فرق نہیں سمجھتے اور عضلات کے ساتھ سودا کو عام معنی میں بول دیتے ہیں۔ مجھے امید ہے حاملان خلط ریح میرے اس مشورہ پر غور کریں گے۔

- پروفیسر صاحب: جی محترم حکیم فواد صاحب میں نے پہلے بھی آپ سے پوچھا کہ الحاقی مادے کا تعلق بنیادی اعضاء سے، صفرا کا تعلق جگر و غدد سے، بلغم کا تعلق دماغ و اعصاب سے، اگر اس پر کوئی اعتراض ہے تو فرمائیں، آپ نے کوئی اعتراض نہیں کیا اسکا مطلب ہے کہ یہ تطبیق درست ہے، اب رہا سوال کہ ریاح کا تعلق قلب کے ساتھ ہے یا سودا کا؟ تو محترم میں نے متعدد دفعہ لکھا ہے کہ دونوں کا تعلق قلب و عضلات کے ساتھ ہے کیونکہ حضرت صابر صاحب نے کئی کتب میں لکھا ہے کہ وات۔ سودا۔ اور ریاح ایک ہی خلط کے مختلف نام ہیں، اس سے زیادہ بحث نہیں، مگر آپ جن کو درست سمجھتے ہیں آپ انکی پیروی کریں میں حضرت صابر صاحب کو درست مانتا ہوں میں انکا پیروکار ہوں مزید کوئی کمنٹس نہیں کر سکتا۔

- محمد فواد: بارہا کا مشاہدہ ہے کہ جب دلیل نہ ہو تو بات کو گھما دیا جاتا ہے، یہ کوئی نئی بات نہیں، خیر محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ نے سوال فرمایا ہے کہ الحاقی مادہ کا تعلق بنیادی اعضاء سے کیا یہ بات درست ہے؟

جی محترم الحاقی مادہ کا تعلق بنیادی اعضاء سے ہے اور یہ نامکمل بات ہے اس میں خلط شامل کرنا باقی ہے جیسے آگ کو خلط صفراء دیں،

پانی کو خلط بلغم دیں، مٹی کو کون سی خلط دیں گے، ہوا کو کون سی خلط دیں گے؟

آپ کا دوسرا سوال ہے کہ ریاح کا تعلق قلب کے ساتھ ہے یا سوداء کا؟

محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ایک عضو کو دو اخلاط دیں اسکی کوئی وجہ بیان فرمادیں کیوں؟

محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ریاح اور سوداء کی حقیقت پر روشنی فرمادیں، حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی تحریروں میں سے کہ بذات خود ریاح کیا ہے؟

بذات خود سوداء کیا ہے؟

- پروفیسر صاحب : محترم میں نے بات نہیں کھائی مٹی کا تعلق الحاقی مادہ سے حضرت صابر صاحب نے جوڑا اور ہوا کا تعلق خلط سودا اور خلط ریاح کے ساتھ حضرت صابر صاحب نے جوڑا کیونکہ حضرت صابر صاحب خلط سودا اور خلط ریاح کو ایک ہی خلط کے دو نام دیتے ہیں۔
- محمد فواد : مبادیات طب حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے چار اخلاط بیان فرمائی ہیں کیا یہ درست ہیں ؟
- پروفیسر صاحب : جی محترم حکیم فواد صاحب کیا یہ سب کچھ میں نے لکھا ہے، آپ نہ مانیں مگر یہ حضرت صابر صاحب کی کتب کے ریفرینسز ہیں۔ جی محترم انکو دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ حضرت صابر صاحب نے سودا اور ریاح کو ایک ہی خلط لکھا ہے
- محمد فواد : محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ارکان چار ہیں ان سے اخلاط آپ کون کون سی جوڑیں گے کیفیات اور ارکان میں لکھ رہا ہوں آپ انکی اخلاط بیان فرمادیں، لیکن بات حضرت صابر رحمہ اللہ کی ہو کسی رسالہ کی نہیں آپ کی مہربانی ہوگی۔

1) سردی
2) خشکی
3) تری
4) گرمی

1) مٹی
2) پانی
3) ہوا
4) آگ

انکے اخلاط کیا ہیں بمطابق حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ ؟

✦ پروفیسر صاحب :جی یہ کتاب 3 یا 4 فیصلہ کن بحث کتاب سے دیا ہے جس میں باقاعدہ کتب کا حوالا جات بھی ہیں۔ جی محترم حکیم فواد صاحب چار کیفیات۔ارکان اور اخلاط درج ذیل ہیں۔

❖ محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب بندہ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی بات عرض کر رہا ہے، آپ نے جو بھی دلیل دینی ہے حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی کتب سے دیں، بعد میں تو تشریحات ہیں اور کسی نے کچھ کی اور کسی نے کچھ کی ہے، یہ بات محترم پروفیسر صاحب ایک طبی طالب علم کی حیثیت سے کر رہا ہوں کہ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کو جو پڑھنے میں مزا ہے اس کا عشر عشیر بھی بہت کم کتب میں ہے۔اس کے بعد اگر کسی کی بات بندہ کو حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی کتاب تحریر کے بالکل قریب نظر آئی تو واحد شخصیت استاد محترم جناب حکیم عبدالحکیم صاحب کی ہے۔یہ بات محترم صرف لگاؤ کی وجہ سے نہیں کر رہا ہے الحمدللہ حقیقت کی بنیاد پر کر رہا ہوں، اس لیے بندہ بار بار یہ جسارت کر رہا ہے کہ آپ بذات خود اہل علم ہیں اور آپ نے استاد محترم سے سوال فرمایا تھا کہ اس مسئلہ کا حل فرمایا جائے تو جب تک آپ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی تحریر کو بغور نہیں پڑھیں گے تو آپ کو استاد محترم کی بات کی بھی سمجھ نہیں آئی، ایک اور بات بھی آ رہی محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب کہ اس کتاب کو تحریر فرماتے وقت ہو سکتا ہے صاحب مضمون کے سامنے صرف رحمت علی راحت صاحب کا رد پیش کرنا ہو، اور اس رو میں بعض اوقات بحث و مباحثہ میں بات میں کمی رہ ہی جاتی ہیں۔اللہ پاک انکی سیئات سے درگزر فرمائیں آمین

✦ پروفیسر صاحب:آپ کا بہت زیادہ شکر گذار ھوں کہ آپ نے بہت سنجیدہ ماحول میں بحث فرمائی

محترم حکیم فواد صاحب میں نے جو حوالا جات بھیجے ہیں انکے ساتھ باقاعدہ کتب کے پیج نمبر بھی لکھے ھوئے ہیں

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ہمیں بنیادی اعضاء کا تعلق الحاقی مادہ سے،اعصاب کا تعلق بلغم سے اور جگر کا تعلق صفرا پر کوئی اعتراض نہیں، اعتراض صرف یہ ہے کہ کیا ریاح اور سودا ایک ہی خلط ہے یا دو مختلف اخلاط ہیں، آپکی نظر میں یہ دو الگ الگ اخلاط ہیں، مگر میری نظر میں حضرت صابر صاحب کی کتب کے مطابق یہ دونوں ایک ہی خلط کے دو نام ہیں جس کے لیے میرے ریفرینسز موجود ہیں کتب کے نام اور صفحات کے نمبرز لکھے ہوئے ہیں، آپ اسے چیک کر سکتے ہیں، پھر بھی اپنی اپنی مرضی ہے کہ ہم کس کی پیروی کرتے ہیں۔

❖ محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب ایک بات پر رہنمائی فرمادیں کہ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے الحاقی مادہ کو خلط کہا ہو اس کا ریفرنس درکار ہے؟

✦ پروفیسر صاحب: محترم میں نے متعدد ریفرینس بھیجے ہیں جس میں حضرت صابر صاحب نے سودا اور ریاح کو ایک ہی خلط لکھا ہے اور اس خلط کا تعلق عضلات و قلب سے لکھا ہے، لیکن بنیادی اعضا کا تعلق حضرت صابر صاحب نے الحاقی مادہ سے لکھا ہے، محترم خلط سے مراد وہ غذائی محلول ہے جس سے نسیج کا تغذیہ ہوتا ہے، الحاقی مادہ سے مراد وہ مواد ہے جس تمام انسجہ کی پیدائش ہوتی ہے چاہے وہ الحاقی نسیج۔ اعصابی نسیج۔ عضلاتی نسیج یا قشری نسیج ہوں، چونکہ الحاقی مادہ سے اعضاء کا تغذیہ نہیں ہوتا اس لیے اسے الحاقی مادہ کہتے ہیں خلط نہیں کہتے، حضرت صابر صاحب نے خون کو تین اخلاط سودا۔ صفرا اور بلغم کا مرکب کہا ہے اسی لیے تو میں نے لکھا تھا۔

1) بلغم کا تعلق اعصاب کے ساتھ

2) عضلات کا تعلق سودا کے ساتھ

3) غدد کا تعلق صفرا کے ساتھ

4) بنیادی اعضاء کا تعلق الحاقی مادہ کے ساتھ

☜ حضرت صابر صاحب نے جب الحاقی مادے کی خصوصیات بیان فرمائیں تو لکھا کہ تمام بنیادی انسجہ اور حیاتی انسجہ کی پیدائش اسی الحاقی مادہ سے ہوتی ہے۔

❖ محمد فواد: محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اس تحریر میں آپ نے الحاقی مادہ کو خلط فرمایا ہے اور اب آپ فرما رہے ہیں کہ خلط نہیں، محترم کون سی بات درست مانی جائے؟

✦ پروفیسر صاحب: حضرت صابر صاحب نے محترم چار اخلاط کا لکھا ہے صفرا۔ بلغم۔ سودا۔ الحاقی مادہ۔ آپ نے خون کو الگ خلط نہیں مانا۔

✦ پروفیسر صاحب: محترم آپ حضرت صابر صاحب کی بات کو ہی درست مانیں باقی سب کو رد کر دیں

✦ پروفیسر صاحب: محترم حکیم فواد صاحب بنیادی اعضاء کا تغذیہ بھی حیاتی اعضاء کی اخلاط سے ہوتا ہے، اسی لیے حضرت صابر صاحب نے خون میں تین اخلاط کا تذکرہ کیا ہے، خون کو حضرت صابر صاحب نے خلط نہیں لکھا کیونکہ خون خلط نہیں بلکہ عضو ہے، حضرت صابر صاحب نے کبھی بھی خون کے سرخ ذرات اور کبھی خون کی سرخی کو خون لکھا ہے، اور خون کی سرخی بھی خون کے سرخ ذرات کی ہی وجہ سے ہوتی ہے

❖ محمد فواد : محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب وہ تو بات آپکی ٹھیک ہے کہ حضرت صابر رحمہ اللہ کو ہی ماننا ہے، لیکن محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ نے ایک تحریر میں فرمایا خلط ہے اور دوسری میں خلط نہیں، تو محترم آپ کی کون سی بات درست مانی جائے خلط ہونے یا نہ ہونے والی؟

✦ پروفیسر صاحب : محترم حکیم فواد صاحب کئی جگہوں پر آپ نے لکھا کہ بلغم سے اعصاب بنتے ہیں صفرا سے غدد بنتے ہیں ریاح سے عضلات بنتے ہیں اور سودا سے بنیادی اعضاء بنتے ہیں، جبکہ حضرت صابر صاحب فرماتے ہیں کہ تمام انسجہ کی پیدائیش صرف الحاقی مادہ سے ہوتی ہے، بتایئے آپ کی بات درست مانیں یا حکیم حضرت صابر صاحب کی؟

❖ محمد فواد : جی محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب بندہ جو بھی بات کرے گا اسکی دلیل بھی دے گا ان شاءاللہ، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب فی الحال آپ سے سوال کیا ہے کہ آپ ایک مادہ کے متعلق دو باتیں فرما دی ہیں، آپ نے فرمایا کہ الحاقی مادہ خلط ہے، پھر فرمایا خلط نہیں ان میں سے ایک بات جو درست ہو وہ فرما دیں، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ اپنی دونوں باتوں میں سے ایک بات کی نفی فرما دیں، صرف درست اور غلط لکھ کر۔

✦ پروفیسر صاحب : میں نے بھی یہی سوال کیا ہے کہ حضرت صابر صاحب کی پہلی تحریر کو درست سمجھیں یا الحاقی مادہ کے متعلق؟

❖ محمد فواد : محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ بات کو بلاوجہ الجھا رہے ہیں، حالانکہ آپ نے پہلے الحاقی مادہ کو فرمایا کہ خلط اور بعد میں فرمایا کہ خلط نہیں، محترم آپ اپنی بات کو تو مکمل فرما لیں۔

✦ پروفیسر صاحب : محترم حکیم فواد صاحب آپ بات کو الجھا لیتے ہیں ورنہ میں نے ابھی تک جو بات بھی کی حضرت صابر صاحب کی بات سے کی ہے۔

❖ محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب 14 مئی کو آپ نے فرمایا کہ الحاقی مادہ خلط ہے، بندہ نے دلیل مانگی تو آپ نے دلیل نہیں دی، اب تین دن کے بعد آپ فرما رہے ہیں کہ الحاقی مادہ خلط نہیں ہے، محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب تین دن پہلے آپ نے الحاقی مادہ کو خلط پر دلائل دیے رکھے آج آپ خود لکھ رہے ہیں کہ الحاقی مادہ خلط نہیں، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب بندہ اپنی غلطی تو مان لے کہ مجھے مغالطہ ہوا تھا اب درست بات یہ ہے، محترم آپ میں اتنا بھی حوصلہ نہیں کہ غلطی مان لیں۔

✦ پروفیسر صاحب : میں نے کہاکہ میں نے کوئی بھی بات خود سے نہیں لکھی بلکہ میں حضرت صابر صاحب کی تھیوری کے مطابق ہی لکھا، محترم ہماری بات شروع ہوئی کہ ریاح کا تعلق عضلات کے ساتھ اور سودا کا تعلق بنیادی اعضاء کے ساتھ ہے ،میں نے اسکی تردید کی اور متعدد ثبوت بھی دے کہ حضرت صابر صاحب نے سودا اور ریاح کو ایک ہی خلط لکھا ہے اور بنیادی اعضاء کو الحاقی مادے سے بنا لکھا ہے ،جس کو آپ نے ہر بار رد کیا ،افسوس تو اس بات کا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ میں رحمت علی راحت صاحب کی جو بات درست ہے اس کو سپورٹ کرتا ہوں ،تو کیا حضرت صابر صاحب نے غلط لکھا تھا کہ سودا اور ریاح ایک ہی خلط کے دو نام ہیں ،افسوس تو اس بات کا ہے کہ پیروی تو حضرت صابر صاحب کی کرتے ہیں اور دوست حکیم رحمت علی راحت صاحب کو کہتے ہیں ،آپ نے کئی دفعہ لکھا کہ خون خلط ہے میں نے کہا کہ خون خلط نہیں بلکہ حضرت صابر صاحب نے RBC کو خون لکھا یا خون کی سرخی کو خون لکھا ہے اور RBC نسیج ہے خلط نہیں ،مگر آپ نے حضرت صابر صاحب کی اس بات کو رد کیا اور بار بار لکھا خون خلط ہے ،پھر آپ لکھتے رہے کہ اعصاب بلغم سے ۔عضلات ریاح سے ۔بنیادی اعضاء سودا سے اور غدد صفرا سے بنتے ہیں جبکہ میں نے کہا کہ حضرت صابر صاحب نے تمام انسجہ کی پیدائش الحاقی مادے سے لکھی ہے ،آپ نے اسے بھی رد کرتے رہے ،میں نے کئی دفعہ کہا خون تین اخلاط کا مرکب ہے مگر آپ نے کہا کہ خون ایک الگ خلط ہے آپ نے پھر بھی حضرت صابر صاحب کی بات کو رد کیا ،مجھے تو سمجھ نہیں آرہی آپ خود کو حضرت صابر صاحب کا پیروکار بھی لکھتے ہو اور انکی ہر بات کو مسلسل رد بھی کرتے ہیں ،کتنے افسوس کی بات ہے کہ آپ نے حضرت صابر صاحب کی ایک بات کو بھی نہیں مانا۔

❖ محمد فواد : دوسرا محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب غلطی پر بھی آپ ہیں اور الٹا الزام بھی مجھ پر کہ میں بات کو الجھا دیتا ہوں ،محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب شدید افسوس ہوا آپکی طرز پر اور آپکی بات پر۔

❖ محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب بندہ ہر بات کرنے کو تیار لیکن پہلے آپ اپنی غلطی تسلیم فرمائیں کہ تین دن میں آپ کے دو متضاد بیان ہیں۔

❖ محمد فواد :السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ محترم اطباء حضرات اب تک کی گفتگو جو کہ بندہ کی محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب سے ہوئی ہے ،اس میں اب تک جس بات پر اتفاق ہو چکا ہے وہ یہ ہے کہ الحاقی مادہ خلط نہیں ہے ،جس تحریر میں بھی الحاقی مادہ بطور خلط لکھا ہوا ہے وہ غلط ہے ،حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے کہیں بھی الحاقی مادہ کو بطور خلط نہیں لکھا ،اور اس بات کی تصدیق محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب نے بھی فرمادی ہے۔

- پروفیسر صاحب : حضرت صابر صاحب نے محترم چار اخلاط کا لکھا ہے۔
صفرا۔ بلغم۔ سودا۔ الحاقی مادہ۔ آپ نے خون کو الگ خلط نہیں مانا۔
- محمد فواد : اب جب ایک بات واضح ہو گئی ہے کہ الحاقی مادہ خلط نہیں ہے، خون میں چار اخلاط ہیں اور ان چار اخلاط کو جدید میڈیکل سائنس بھی تسلیم کرتی ہے، طب یونانی اور طب عربی کے مطابق چار اخلاط یہ ہیں جس کو حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے اپنی مختلف کتب اور مبادیات طب میں اخلاط میں درج فرمایا ہے۔ تعداد اخلاط چار ہیں۔
- پروفیسر صاحب: جدید میڈیکل سائنس کے مطابق اخلاط نہیں ہیں. جدید میڈیکل سائنس سیل اور انسجہ کی بات کرتی ہے۔
- محمد فواد: محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب آپ نے اوپر آیورویدک کی خلط وات کا حوالہ دیا ہے، آیورویدک کی کل اخلاط پانچ ہیں، ان پر روشنی فرمادیں کون کون سی ہیں ؟ محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب باقی باتوں پر بھی ان شاءاللہ بالترتیب بات ہو گی، لیکن کیونکہ اس وقت موضوع خلط پر ہے، اس لیے بندہ صرف خلط تک ہی اپنی بات کو رکھے گا، محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب بندہ نے یہ نہیں لکھا کہ خون خلط ہے، بندہ نے یہ بات پہلے بھی عرض کی تھی کہ اس وقت اخلاط کی بات جاری ہے، ابھی مرکب خون کی بات تک نہیں پہنچے، جہاں تک مرکب خون کی بات ہے تو حضرت صابر رحمہ اللہ کا مبادیات طب کا حوالہ اوپر موجود ہے۔

- عنوان اخلاط

جس میں حضرت صابر رحمہ اللہ نے لکھا کہ اخلاط چار ہیں۔

- عنوان خون

اور جب خون کی بات آئی تو لفظ جو استعمال فرمایا کہ خون جملہ اخلاط سے افضل و برتر ہے، ان جملہ اخلاط اوپر چار درج ہیں۔

اب اخلاط عنوان میں جو چار اخلاط درج ہیں۔

1) خلط خون

2) خلط سوداء

3) خلط صفراء

4) خلط بلغم

اس تحریر میں حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ نے لفظ چار اخلاط لکھا ہے، اور نیچے لفظ استعمال فرمایا ہے جملہ اخلاط اب جملہ اخلاط اوپر چار درج ہیں۔

- پروفیسر صاحب: محترم حکیم فواد صاحب میں نے خود بحث کو اس لیے بند کر دیا کہ یہ اس مقام پر آگئی ہے کہ آپ حضرت صابر صاحب کی بات کو نہیں مان رہے، حضرت صابر صاحب نے تین اخلاط اور چوتھا الحاقی مادہ لکھا ہے آپ نے طب یونانی کے مطابق لکھا کہ اخلاط چار ہیں اور انکے مجسم ہونے سے چار انسجہ بنتے ہیں، مگر نظریہ مفرد اعضاء کی رو سے لکھا کہ تمام انسجہ صرف اور صرف الحاقی مادے سے بنتے ہیں اور آپ نے اسے خلط نہیں لکھا، کیونکہ آپ کے نزدیک خلط سے مراد وہ غذائی محلول ہے جس سے نسیج کا تغذیہ ہوتا ہے اور حضرت صابر صاحب نے واضح لکھا ہے کہ جسطرح زمین کو غذا ہوا۔ حرارت اور پانی سے ملتی ہے بلکل اسی طرح بنیادی اور حیاتی انسجہ کو غذا صفراء۔ سوداء۔ اور بلغم سے ملتی ہے، اور حضرت صابر صاحب نے واضح طور پر لکھا ہے کہ سودا اور ریاح ایک ہی خلط کے دو نام ہیں اور عضلاتی نسیج کا تغذیہ کرتی ہے، اب محترم یہ تو بات ہی ختم ہو گئی کہ چار انسجہ چار اخلاط سے بنتے ہیں اور خلط سودا کا تعلق بنیادی اعضاء کے ساتھ ہے، میں نے اسی لیے اس بحث کو بند کر دیا ہے کیونکہ آپ نے حضرت صابر صاحب کی تحقیقات کو رد کر رہے ہیں، یا تو لکھیں کہ جو میں نے حضرت صابر صاحب کی تحقیقات بطور ریفرنس بھیجی ہیں وہ غلط ہیں۔ پروفیسر حکیم محمد اسحاق سلطان فرام لاھور

- محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب یہ تو کسی رسالہ کا حوالہ آپ نے دیا ہے، محترم آپ بالمشافہ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی تحریر سے حوالہ دیں اور پہلے خود پڑھ لیں پھر دل میں آئے تو دیں، بندہ بھی اس لیے پریشان کہ بات کوئی کرتا ہوں جواب کچھ آتا ہے، اسکی وجہ یہی ہے کہ آپ حضرت صابر ملتانی رحمہ کی تحریر سے بات فرمائیں گے تو ابہام پیدا نہیں ہو گا۔

- پروفیسر صاحب : جی محترم میں پہلے بھی حضرت صابر صاحب کی تھیوری کے مطابق لکھ چکا ہوں کہ خون کی سرخی یا ذرات خون یعنی آر۔بی۔سی کو حضرت صابر صاحب نے خون لکھا ہے یہ ذرات نسیج ہیں نہ کہ خلط۔

✸ استاد محترم جناب حکیم عبدالحکیم صاحب : جی محترم محترم اطباء کرام امید غالب ہے کے آپ ماشاللہ سب خیریت سے ہونگے آپ کا ذوق و شوق بتا رہا ہے کہ آپ سیکھنا چاہتے ہیں میرا بھی دل یہی کرتا ہے کے کے علمی گفتگو ہوتی رہے آپ قارورہ اور نبض کو ہی سیکھنا چاہتے ہیں مگر میرے نزدیک کوئی بھی علم و فن ہو پہلے اس کی مبادیات کو سمجھنا پڑتا ہے تب آگے بات سمجھ میں آتی ہے مگر پہلا سبق چھوڑ کر کتاب کے درمیان سے سبق پڑھنا چاہتے ہیں تو سمجھ بھی تو پھر ایسی ہی آئے گی اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ اسباق کا سلسلہ شروع کیا گیا مگر کسی نا کسی وجہ سے یہ سلسلہ درمیان میں ہی رک گیا ابھی جو گفتگو جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب اور محمد فواد صاحب کے درمیان ہوئی اس کا مقصد کسی کو نیچا دکھانا نہیں تھا بلکہ علم فن طب کو سمجھنے کے راستے تلاش کرنا تھا میں دونوں احباب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ دونوں احباب نے جذباتی پن کا مظاہرہ کیے بغیر اپنی گفتگو جاری رکھی اللہ ان کے علم و عمل مزید برکتیں عطا فرمائے آمین اس سلسلے عرض کرتا چلوں کہ یہ اس گفتگو کے دوران ایسی باتیں سامنے آئیں کے کچھ ساتھی ذہل مائنڈ ہو گئے ہونگے کے کیا ہمارے درمیان اربعہ اور ثلاثہ والا جھگڑا چل رہا ہے میں یہ بات واضح کرتا چلوں کے اربعہ والوں کے ساتھ ہمارا یا طب مفرد اعضاء کا کوئی تعلق نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کے طب مفرد اعضاء قرآن و حدیث سے اخذ کردہ ہے اور نظریہ اربعہ میرے مطالعہ کے مطابق پہلے پہل ضد اور بعد میں ایک سازش کے تحت طب مفرد اعضاء کو تقسیم کرنے کے لیے اور ختم کرنے کے لیے کھڑا کیا گیا میں نے نظریہ اربعہ کی کتابوں کا مطالعہ اس وقت کیا جب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب نے بتایا کہ میرے خیالات کا اظہار رحمت علی راحت کی طرفداری کرتے ہیں حالانکہ کے میں نے ہوا کے متعلق جو کچھ بھی سمجھا وہ صابر صاحب رحمت اللہ علیہ کی کتابوں اور قرآن سے سمجھا ہے اس لیے عنقریب اس سلسلے میں بھی عرض کیا جائے گا کہ طب مفرد اعضاء طب یونانی اور اربعہ میں کہاں کہاں فرق ہے آپ سب سے گزارش ہے کہ آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ رب العزت مجھے توفیق عطا فرمائیں کے میں اس کام کو مکمل کر سکوں۔ والسلام عبدالحکیم راٹھور

❖ محمد فواد : محترم جناب پروفیسر اسحاق سلطان صاحب یہ تو کسی رسالہ کا حوالہ آپ نے دیا ہے، محترم آپ بالمشافہ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی تحریر سے حوالہ دیں اور پہلے خود پڑھ لیں پھر دل میں آئے تو دیں، بندہ بھی اس لیے پریشان کہ بات کوئی کرتا ہوں جواب کچھ آتا ہے، اسکی وجہ یہی ہے کہ آپ حضرت صابر ملتانی رحمہ کی تحریر سے بات فرمائیں گے تو ابہام پیدا نہیں ہوگا،

جی محترم پروفیسر اسحاق سلطان یہ جو چار کیفیات ارکان ہیں، اور انکی اخلاط ہیں یہ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی تو قطعاً نہیں ہیں،

مجھے نہیں معلوم کہ کن محترم کی تحریر ہے، میرا مقصد صرف علمی قانونی اختلاف ہے کہ جس بندہ کو لکھتے وقت یہ خیال نہ آیا ہو کہ میں لکھ کیا رہا ہوں اور بعد میں آنے والے ٹکریں مارتے پھریں گے، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب بہت سے احباب دلائل دیتے ہیں اور بلا وجہ کی بحث کرتے ہیں، اس میں انکا قصور بھی نہیں کیونکہ انہوں نے پڑھا ان خلاصہ جات کو ہے، محترم آپ سمجھ سکتے ہیں کہ خلاصہ جات پیش کرتے وقت کوئی حد سے آگے اور کوئی حد سے پیچھے رہ گیا، حضرت صابر ملتانی رحمہ نے مبادیات طب میں ایک دلیل پیش فرمائی ہے کہ میرے سامنے القانون فی الطب کی تلخیصات ہیں جن میں بعض نے مضمون کو طویل فرمایا اور بعض مفہوم سے ہی ہٹ گئے، محترم پروفیسر اسحاق سلطان صاحب یہی حال لگتا ہے کہ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی تحریرات کے ساتھ بھی ہوا ہے، بہر حال بات کافی طویل ہو رہی ہے مختصر عرض کرتا ہوں کہ یہ جن محترم کی تحریر ہے انکو اس بات کا بھی خیال نہیں آیا کہ اوپر عنوان ہے رکن اور نیچے لکھی کیا گئی ہیں اخلاط، اور اخلاط بھی وہ جس کا حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کی تحریر میں کہیں حوالہ ہی نہیں ملتا، محترم پروفیسر اسحاق سلطان آپ کا بندہ دل سے احترام کرتا ہے کہ آپ ہمارے محسن ہیں اور ہمارے لیے باعث فخر ہیں، اور جتنا علم اللہ پاک نے طب کا آپ کو عطاء فرمایا ہے بندہ کے پاس اسکا رتی بھی نہیں، بندہ تو انتہائی کم علم اور کم فہم طالب علم ہے، اگر بندہ کی کوئی بات دل کو لگے تو یہ صرف اور صرف استاد محترم جناب حکیم عبدالحکیم صاحب کا اور حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ کا فیضان کہہ سکتے ہیں، اور اگر کوئی بات بری لگے تو یہ بندہ کی کمزوری سمجھ کر معاف فرمادیں، بندہ کو استاد محترم کی سرپرستی پر فخر ہے کہ انہوں نے مجھ کم فہم طالب علم کو بچوں کی طرح چھوٹے چھوٹے سوالات اور اشکالات پر بھی محبت اور شفقت سے وقتاً فوقتاً آگاہ فرمایا ہے، اور سالہا سال سے فرما رہے ہیں، اور ان شاء اللہ فرماتے رہیں گے، بندہ کی دعاء ہر وقت ہے کہ، اللہ پاک ہمارے اکابرین کو بڑوں کو اساتذہ طب مفرد اعضاء کے اخلاص کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کا شرف عطاء فرمائیں اور انکی ہر آن ہر گھڑی حفاظت فرمائیں آمین ثم آمین